

خدا بخش لائبریری



Khuda Bakhsh Library  
Acc. No. 20143



خدا بخش اینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

- قاضی عبدالودود (چیرمین)
- ستید حسن عسکری
- افسر اللہ رفیق اللہ
- عابد رضا میسار (سرکاری)

## سولہواں شمارہ : ۱۹۸۱ء

اس سرکاری مجلے میں انگریزی، اردو، فارسی یا عربی میں ایسے مضامین شائع ہوں گے جو خدا بخش لائبریری کے نامہ مواد پر مبنی ہوں یا لائبریری سے کسی کسی قسم کا تعلق رکھتے ہوں۔

### قسمت : ہندو ٹپے

۹۰ ٹپے	ہندو ٹپے	سالانہ ذریعہ مالی
۱۲ ٹپے	پاکستان	
۸ ٹپے	یورپ	
۲۳ ٹپے	امریکا اور دیگر ممالک	

مجموعی طور پر پندرہ سو سالہ تاریخ میں چھپ کر خدا بخش لائبریری شائع کیا

## فہرست

خدا بخش سیمینار : تدوین متن کے مسائل

۲	اہم سے غیر اہم کی تمیز (پیشگفتار)	
۴	جناب قاضی عبدالودود	صحت متن
۲۲	پروفیسر سید حسن	تصحیح متن کے طریقے
۲۶	ڈاکٹر نیر مسعود	قیاسی تصحیح
۳۹	ڈاکٹر تنویر احمد ملوی	متن کی تحقیق و ترتیب
۳۳	جناب رشید حسن خاں	منشاء مصنف کا تعین
۴۱	عابد رضا بیدار	تدوین اور طبع موزوں
۱۲۹	سیمینار کے شرکا	مقالات پر بحث
۱۳۳		

صلاح الدین خدا بخش (انگریزی) ڈاکٹر مسیحہ انند سنہا ۱۵-۱

پروفیسر ولفرڈ کینٹول اسمتھ

پروفیسر ڈی. ایس۔ مارگو لیوتھ وادارہ

# اس شمارے کے لکھنے والے

• جناب قاضی عبدالودود باریٹ لا۔ پٹنہ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو جرنل نمبر ۱

• عابد رضا بیدار ڈاکٹر خدابخش لاہوری پٹنہ۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو جرنل نمبر ۱

• پروفیسر سید حسن (پ ۱۹۰۷ء) سابق پروفیسر و صدر شعبہ فارسی پٹنہ یونیورسٹی، صدر جمہوریہ کے

شریفکٹ آن میٹ کلمہ ایف۔ تالیفات: ملک ملک چند تحقیقی مقالے۔ ترتیب: دیوان صلی

ہندی: "مجموعہ اشعار شمس لعلی" تذکرہ ریاض الوفاق وغیرہ علاوہ ازیں کئی دہن مقالات۔

• ڈاکٹر نیر مسعود (پ ۱۹۲۵ء) شعبہ فارسی لکھنؤ یونیورسٹی، مشہور محقق مرحوم مسعود حسن رضوی

ادیب کے بیٹے: تالیفات: رجب علی بیگ سرور: حیات اور کارنامے: دو لہا صاحبہ وغیرہ۔

• ڈاکٹر تنویر احمد علوی (پ ۱۹۲۵ء): شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی، تالیفات: ذوق، سوانح اور انتقا

رسالہ تذکرات، تحریکات ذوق، صحیفہ ابرار، دیوان شاہ نعیر، ترتیب متن وغیرہ۔

• جناب ارشد حسن خاں (پ ۱۹۲۵ء): شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی، تالیفات: زبان اور قواعد

اردو املا، ادبی تحقیق، مسائل اور تجزیہ، ترتیب: حیات سعدی، سوانح انیسویں و تیسریں وغیرہ۔

• ڈاکٹر سچو انند سنہا (پ ۱۹۵۱ء م ۱۹۵۰ء): بہار کے مشہور دانش ور، پٹنہ یونیورسٹی کے سابق

وائس چانسلر، مشہور ملے ہندوستان ریویو کے مالک اور ایڈیٹر۔

• پروفیسر ولفریڈ کینٹول اسمتھ (پ ) سابق پروفیسر میکمل یونیورسٹی (کن ڈا) دہلی اور

یونیورسٹی (امریکا) اہل علم اسلامید۔

• پروفیسر ڈی۔ ایس۔ مارگولیوٹھ (پ م ) اکسفورڈ یونیورسٹی میں عربی کے

پروفیسر، تاریخ اسلام کے معروف اسکالر۔

خدا بخش سمینار

# مذہبِ متن کے مسائل

- جناب قاضی عبدالودود
- پروفیسر سید حسن
- ڈاکٹر نیت مسعود
- ڈاکٹر تنویر احمد علوی
- جناب رشید حسن خان
- عابد رضا بیدار

# پیشکش

## اہم سے غیر اہم کی تمیز

ہمیت کم ہے، کام اُن گنت، صلاحیتیں محدود! کوئی کتنا ہی اہل ہو، کیسا ہی باصلاحیت ہو، ہر کام کے لیے ہر کوئی نہ اہمیت رکھتا ہے۔ صلاحیت! کام اُن گنت ہیں! صلاحیتیں محدود ہیں! اور! ہمیت کا یہ عالم ہے کہ: "حق قزاقی اجل کا لوٹے ہر دن رات بجا کر نقارہ! دستو" وہ جو مرثیہ اتنا ہی یقین رکھتے ہیں کہ اسی دنیا میں غمزدہ یا شاد ہو، حق بارے کچھ کر کے چلو یاں کر بہت یاد رہو۔۔۔۔۔ وہ بھی اور

دہ جہانستہ ہیں کہ ہر اچھے بُرے عمل کا رد عمل یا اعتبار ناگزیر ہے اور یہ کہ وہ جو کچھ اپنے پیچھے چھوڑیں گے اس کے خوب و ناخوب کو اور اس کے سود و زیان کو غمزدہ تو لا جائے گا: دودھ کا دودھ اور پانی کو پانی! اور یہ کہ کس نے کتنا بے غرض کام کیا ہے، کتنا غرض سے! اور کس کس غرض سے! کتنا سچ لائق ادا کیا ہے! کتنا بھروسہ اور فریب کا! اور یہ بھاری کا! کہ یہ دنیا فریب و دیکاری سے بھی کچھ مدت کے لیے غمزدہ رہ جاتی ہے پر انجام کار وہ لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے! اور لوگوں کے خالق کی نظر سے گر جاتا ہے!!

تو شہرت (اول الذکر کا مطمح نظر) یا سکون دل! آخر الذکر کہ منزل مقصود کے لیے کیا یہ سناست ہوگا کہ جو کام کیا جائے آخری و ناگزیر اعتبار کے لیے پوری تیاری اور قدر داری کو سامنے رکھ کے کیا جائے؟

اور، اسلئے:

جو کچھ بھی کیا جائے اس بنیاد کو سامنے رکھ کے، کہ یہ وہ کام واقعی:

اہم، مفید اور کار آمد ہے!

اور یہ کہ:

اے اہم سمجھتے یا سمجھاتے وقت ہم کسی اور! اپنے آپ یا دوسروں کو دھوکا تو نہیں دے رہے ہیں؟

ہیں سلیسے میں سب سے پہلے عقن کی اہمیت یا سوال اٹھتا ہے کہ جو عقن خدا دین کے لیے انتخاب کیا جا رہا ہے

کیا وہ واقعی اس لائن پر کہ وقت پیسے اور صلاحیت کی وہ مقدار نکالی جیسے جس کا کوئی بہتر مدد بھی نکل سکتا ہے کسی طرح

کائنات مظلوم کی نگاہ میں پایا جاتا قطعاً اس امر کی ضمانت نہیں کہ وہ دنیا کے سامنے پیش کیے جانے کے لائق بھی ہو نا کہ



اس کی کوئی *independent value* نہ ہو! وقت کی ہر قسم مگر اکثر صورتوں میں بے فائدہ منہ جھنی انگلیت نوشتوں کو گوشہ گیر ہونے پر مجبور یا زخموں سے چھلنی کر کے معذور کر دیا ہے، ایسی کسی مجتہد پرترہ معیار پر پرکھے بغیر! محض اس لیے کہ وہ منحصر بہ فرد نمونہ ہیں اور قلمی ہیں، تن آسان تدوین کی خاطر مناسب قرار دیدینا نہ علم و ادب کے ساتھ انصاف پر نہ اپنے ساتھ! اس کا یہ مطلب ہرگز نہ لیا جائے کہ محض اس بنا پر کہ کوئی نمونہ منحصر بہ فرد ہے، تو لازماً اسے ردی ہی قرار دیا جائے۔

مقدمہ میں، متن کے مرتب کی طرف سے تدوین خدہ نشے اور اس کے مصنف کے ہاتھ میں فردی اور ناگزیر نکات کے سوا کچھ بھی پیش کرنا علمی فرد یا تدوین کے ساتھ ساتھ اخلاقی جرم بھی ہے۔ مقدمہ نگار کو ہر وقت پیش کرتے وقت یہ دیکھ لینا فردی ہے کہ اس شخص کے لیے کی ایسی ہیئت پر جو بن لکھا رہ گیا، تو اس تدوین کی تفہیم و تحقیق کا حق ادا نہیں ہو پائے گا مقدمہ کو *To the point* اور مختصر ہونا چاہیے۔

حواشی کچھ نہ کچھ ہر تدوین میں ناگزیر ہوتی ہیں۔ ناگزیریت ہر حاشیہ کا بنیادی معیار ہے۔ یہ حواشی ایک تو اختلافِ قراءات سے متعلق ہوتے ہیں، دوسرے متن کے غرائب کی توضیح کرتے ہیں۔

اختلافِ قراءات میں سامنے کے، مولیٰ اختلافات کے جو کسی کم سواد کاتب کی کم فہمی کر سبب بنتے ہیں، راہ پا گئے ہوں، مرتب نظر کرنا چاہیے، مرتب اہم اختلافات کو جن سے متن کی تفہیم میں بنیادی فرق واقع ہوتا ہو، رد کرنا فردی ہے، توضیحی حواشی میں بھی مرتب ان نکات کی وضاحت فردی ہے جو، اس تدوین کے مخاطب کے معیار کو سامنے رکھتے ہوئے ناگزیر طور سے توضیح قابل ہوں۔ غیر متعلق یا غیر فردی نکات کی توضیح کو علم و تحقیق کی نمائش کی خاطر حواشی کا اثر بناتے جانا مدق کے بنیادی منصب کے انحراف ہے۔

بعض کچھ حواشی کو دینے کے بعد بھی آخری لیکن سب سے فردی بات چینی پر کہ مدق کو ذوقِ سلیقہ اور وسعتِ مطالعہ کو اس امر میں بے نیاز نہ رکھنا کہ اہم، کم اہم اور غیر اہم۔ *Important, non-important, and insignificant* کی تیز کی جائے!

تدوین متن کے اصول و مسائل پر صلاح الدین الفجر (اصل عربی: *ترتیب فضل الرحمن*، تدوین: *مکتبہ دار الفکر*) نے، شیخ محمد ابراہیم (مکتبہ دار الفکر) نے، محمد انصار دانشدار (ادب ابراہین، ۱۹۷۰ء) اور احمد علی (مکتبہ دار الفکر، ۱۹۷۱ء) کی تحریروں میں قیاساً آگے ہیں۔ دوسرے دو اس سروروزہ مضامین سیمینار میں تدوین کے بعض جہات و جزئیات پر تفصیلی گفتگو پیش نظر ہے۔ میرد ہے یہ چند نظری اور عملی مقالے اعلان پر بحث تدوین کے لیے سائنٹفک قضایہ ذکر نے میں مزید معاون ہوں گے۔ قاضی صاحب کی ایک اہم متعلقہ شائع شدہ تحریر بھی خاص اضافے کے ساتھ شامل کی جا رہی ہے۔

## صحیح متن

ایلا۔ ایس اسٹینگ نے اپنی کتاب "اے نوڈرن انٹروڈکشن ٹو لوجک" کے ایک باب میں جس کا عنوان "منطق ان پشوریکل سائنسز" ہے قدیم نوشتوں کے متن سے بحث کی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ اصل متن بطور شاذ ہم تک پہنچا ہے، مگر نقل و نقل پر اکثر ناگزیر ناچر۔ کتاب کی چھپی ہوئی کتابیں مصنفین اور ان مصلح کی احتیاط کے باوجود غلط طباعت سے خالی نہیں ہوتیں، تو کیا تعجب ہے اگر کم فہم اور ناواقف کتابوں کے نگاہوں نے غلطوالات غلط طبعیوں۔ ان غلطی کی تصحیح اور صحیح متن کی تیاری وہی لوگ کر سکتے ہیں جن میں اعلیٰ درجہ کا علم اور بصیرت موجود ہو۔ عجم متن کی اطمینان بخش تصحیح کی صلاحیت کیا ہے۔ اس کے بعد مفسر نے منبر کا کے لاطینی خط کی بعض عبارتیں نقل کی ہیں جن کا مطلب بالکل کچھ سی نہیں آتا۔ ان کا بیان ہے کہ ماڈر لوگ نے بعض لفظوں کو مختلف طور پر تقسیم کر دینے سے انہیں پر معنی بنا دیا ہے۔

ہندوستان و پاکستان میں اردو کی قدیم کتابوں کے جو متن شائع ہوئے ہیں وہ باسٹنا ہے بعض حد تک نا اطمینان بخش ہیں۔ مرتب یا تو سمجھتے کہ پرواہ ہی نہیں کرتے اور کرتے ہیں تو علم بغیرت کی کمی کی وجہ سے۔ کامیاب نہیں ہوتے۔ انہیں ترقی اردو کے اس نام کے مطبوعات میں مٹوا غلطیاں نہیں ہوتا اور انہیں میں کم ہیں جو متن پیش کرتے وقت کڑا یا غلط استعمال سے کام لیتے ہوں۔ کتاب میں درکار قدیم نظم و نثر کے جو اقتباسات پیش ہوتے ہیں انہیں بھی صحیح طور پر پیش کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔

ذیل میں غلط پڑھنے یا غلط سمجھنے کے باوجود کہ غلط تصحیح غلطی کے ذہن میں نہ آنے کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ میرا کہیں اور شخص کا صحیح پڑھ لینا کوئی بڑی بات نہیں، لیکن اگر کوئی شخص ایسی غلطیاں بکثرت کرے اور ایسے مقامات میں صحیح لفظ اس کے ذہن میں مٹا نہ آئے تو پڑائی کتابوں کی ترتیب کا خیال اسے ترک کر دینا چاہیے، ورنہ اس کام کے لیے موزوں نہیں۔

۱۔ دو کچھونش ۲۔ مصنف کے لفظ ہیں "بائی ڈیو اڈنگ" اور "ڈس ڈفرنسی"۔ "ڈوگ" سے کیا کیا جڑ اس کا حال مصنف کی کتاب کے دیکھنے ہی سے معلوم ہو سکتا ہو۔ ۳۔ یہ وہ کتابیں شامل ہیں جن کی زبان فارسی و عربی کی بعض اردو عبارتیں۔



①

انجمن ترقی اردو کی طرف سے انتخاب کلام میرؒ پہلی بار ۱۹۲۱ء میں شائع ہوا تھا اور طبع چہارم سے ۱۹۳۲ء سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مرتب کی "نظر ثانی و ترمیم" ہو اس کے بعد ہندوستان و پاکستان میں یہ کتاب کئی بار چھپ چکی اور رجب نہیں اگر سب ماکر بارہ مرتبہ طبع ہوئی ہو۔ طبع اول و طبع چہارم میں مسدس مبرا شعر اس طرح درج ہے :

● جانانہ تھا سرانے نچہ مخقر کے ہائے : کیا وقت رہ گیا غنا کردہ منہ چھپا گیا  
(مختصر غنائت میں یہ اس میں ایک سقم یہ ہو کہ دونوں مصرعوں ہوزن نہیں۔ لیکن یہاں تو موزون ہونے کا سوال ہے۔ انجمن مذکورہ کے مطبوعات میں ناموزون اشعار کثرت سے موجود ہیں۔ دوسرا عیب یہ ہے کہ شعر بے معنی ہے۔ شاعر کا اپنے آپ کو "مختقر" کہنا لغوی بات ہے۔ کیا بات میر کے جو قلمی نسخے میری نظر سے گزرتے ہیں ان میں مصرعہ اول یوں ہے :

"جانانہ تھا سر جانے کو مختقر دم ت من واکے ہائے"

اور بطور نسخوں میں بھی جو میر نے دیکھے ہیں نسخہ کان پور کے سوا اسی طرح ہے۔ انجمن کے نسخے میں مصرعہ جس طور سے ہے وہ کسی خطی یا مطبوعہ نسخے میں نہیں۔ نسخہ "کان پور میں" مختقر کی جگہ "مختقر" ضرور ہے، لیکن سر جانے کے بعد سے "موجود ہے۔" سے "لاحذوف مرتب کا فعل ہے۔" کلام میرؒ کلیات نہیں جس میں رطب و یابس سب کچھ ہونا ضروری ہے، شعر اپنی اصلی شکل میں فضول سائب، اس کے اندراج کی ضرورت ہی کیا تھی؟ انجمن ترقی اردو ہند نے اس کتاب کا جو نیا نسخہ شائع کیا ہے اس میں بھی شرف خطہ شکل میں ہے جس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ طبع چہارم کے بعد جتنے نسخے بھی نکلے سب میں یہ شعر اسی طرح ہے۔ انجمن ترقی اردو پاکستان کا شائع کردہ نسخہ (یا نسخے) میں نے نہیں دیکھا، لیکن مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس میں بھی شرف خطہ شکل میں ہے، یہ بات ان اصحاب کے لیے جن کے ذمے اس قسم کے کاموں کی نگرانی ہے، سخت شرمناک ہے۔

جانانہ تھا سرانے (مفعول) مجھ مختقر کے ہائے (مفعول) بحر مضارع مثمن اخر ب (مفعول فاعل) مثمن  
مفعول فاعل طاعت، میں ہے : کیا وقت رہ گیا تھا کہ وہ منہ چھپا گیا۔ بحر مضارع مثمن اخر ب مفعول مخذوف  
(مفعول فاعل طاعت مفعول فی علی اگر کسی شخص کا یہ دعویٰ ہو کہ ایک بیت کے دو مصرعے اس طرح ہو سکے ہیں  
۱۔ میرؒ کشندہ قمار لاہی نا کردہ خون مجھے دیکھ کر مختقر ڈر گیا و

تو دھن کی معتبر کتابوں سے اس کا ثبوت دینا چاہیے۔

● دیکھیں کہ سو برس کی لاکھوں غامضی کھو : دو چار دن کی باتیں اس بنو پر آئیاں ہیں

’دن کا کیا مل ہے‘ : ’دن‘ چاہیے اور یہی قیامت میں ہے۔

● کیا کر سکتا دھن تھے بلند : کوہ کن تو نے سر بہت چھوڑا

”سنت“ کی گنجائش نہیں، کیات میسر میں اس کی جگہ ”بخت“ ہے۔

● شور مطلق نہیں کسی سر میں : زور باقی ناسپ داشتہ میں

”اشتر“ کی ات مفہوم ہے، اور یہ ”سسر“ بالغ کا تافہ جو تو معیوب ہے۔ ”سرنے در اصل“ ”اشتر“ نہیں

”استر“ (غیر) کھا تھا۔

(۲)

زکات الشراعتن ترقی اردو نے دوبارہ شائع کیا ہے، ’طبع اول‘ کی کچھ غلطیوں کی تصحیح طبع ثانی میں

ہوئی ہے، لیکن نئی غلطیاں بھی داخل ہو گئی ہیں۔

● ’طبع اول‘ میں ’مضمون کو“ متوطن ہاجو متقل اکبر آباد“ لکھا ہے اور یہ صحیح ہے دیہاں اس سے بحث

نہیں کہ جاجو ٹھیک ہے یا جاجو، ’طبع ثانی‘ میں جاجو (م بعد ج ثانی) ہے، جو قطعاً غلط ہے۔ جاجو ایک مقام

کا نام ہے مگر وہ غالباً قطع کا پور میں ہے۔ جاجو کا از ظاہر شہر ظاہر تر است، ہر دو نسخہ ”ظاہر تر“ دراصل ظاہر تر ہے۔

● شعر خوبست لیکن لطیف مبتدل دم ت بہ دل، مشیہ است۔ ”طبع ۲“، اگرچہ اکثر شاعران دیکھتے

ہے مبتدل بند یافتہ دم، مبتدل بیگویند تو اردو میں مند.. لیکن شریفین لفظ مبتدل سے اندام

مبتدل است.. طرز تر این کہ آن دم در سلیقہ، مروتیکہ بودہ است۔ ”طبع ۲“، اگرچہ عبدالحق کے مقدمہ چشتان شہر

میں بھی ”مبتدل“ لکھا ہے اور اس کتاب کے متن میں ”مبتدل“ اور ”مبتدل بند“ دونوں موجود ہیں۔ ”مبتدل بند

کی جگہ“ ”مبتدل دم“ بہ نہ ذل ”بند“ ہونا چاہیے جو سودا کی جو فوقی میں ہے ”مبتدل بند اور اک عالم کے

چور، جہاں جہاں ”مبتدل“ ہے اس کا صحیح بدل ”مبتدل“ ہے۔ تیرہ قائم کے ضریح الترتیب درج ذیل ہیں :

تھیں سب کی نظر میں اس کی بھڑیں : افسوس یہ شعر مبتدل تھا

کوچ گردی دلی مجنوں نے مرے کی ایجاد : ”مبتدل جان کے“ ”حسب بادیہ پائی“ کا

تجربہ، ”دلہا کے مشہور غزل“ کے ”ان کے دیوان میں ہے :

در قضاوت در بریدن معصوم بر زخمی مجسمی - بسد دزدی اغوا کم

دو نفر از متدین بهر کس متدین بیع  
بمکان محسوس از مازد و دوم.

و اینها و همین بود نزد کیم

روحانیت سے دل و جگر سے ملنے والی محرابِ حقیقت کی طرف سے ملتی ہے، اور وہ

نے بیعہ اور ساری چیز کے ساتھ میں کھجور : " ابداد میں ہمیشہ درپردہ دوست . ثابت

و بعد بیست و نه روز از این تاریخ در روز دوشنبه

جہیز میں افعال نہ ہو، جو عدل کہتے ہیں انھوں نے یہ فرض کیا تھا کہ عدل میں عدل ہے

یہ شہید اور مردِ دہشتہ، گریختوں، غم و دکھ کی گہلیں، اپنے دامنِ رحم سے لایا۔

میں نے رشتہ کی دوسری طرف پر غور کیا تو یہ دیکھا کہ ایک بار میری جگہ سے ہاتھ نہیں

● در این کتاب، علاوه بر این که سعی شده است تا به روشی ساده و قابل فهم، به بیان مسائل و مشکلات مربوط به حقوق اساسی پرداخته شود، در این کتاب، به بیان مسائل و مشکلات مربوط به حقوق اساسی پرداخته شود.

نحوہ سرکاری سرکاری ہی رہے۔ سرکار نے حقیقتاً یہ طرقت، عہدہ، سماعت، میٹج، ہے۔

● "دیباچہ می یاد کرو کہ اس رسم طیبہ کا ارشاد فرمائیوں، ایک مستی، جمع و تن میں

مجلسه اول

● مراد کی زیر دست زینب . یہ مصحف ہے جسے ابو جہر

”میں نے ان کے لیے جو ہے“ ”میں نے ان کے لیے“ ”میں نے ان کے لیے“

تربیت و تعلیم سے کا توغ

اس سے جس جو معصیت اس کا منہ نہ ترے کہ خود سے وہ زیادہ ہو۔ مقرر یہ کہ میں

یہی بات بھی بوسلیمانیت میں اس حد تک پہنچ گئی کہ ۱۹۵۵ء میں اس کی ایک کاپی بھارت کے ایک شخص

روم سے تاروں کی سی رچوڑ گئی۔

سب سے زیادہ مطالبہ کیا۔

● تھمتے دھت دیکھے یرکے رعیں کاز می  
تہاڑی می آستہاں دھت کی ہونہ دھت

۱- روبرو در می ایستاد .





دوسری کتاب کے نام سے شروع ہوئے ہیں۔

● کتاب کے نام سے شروع ہوئے ہیں۔

● کتاب کے نام سے شروع ہوئے ہیں۔

● کتاب کے نام سے شروع ہوئے ہیں۔

● کتاب کے نام سے شروع ہوئے ہیں۔

● کتاب کے نام سے شروع ہوئے ہیں۔

● کتاب کے نام سے شروع ہوئے ہیں۔

● کتاب کے نام سے شروع ہوئے ہیں۔

● کتاب کے نام سے شروع ہوئے ہیں۔

● کتاب کے نام سے شروع ہوئے ہیں۔

● کتاب کے نام سے شروع ہوئے ہیں۔

● کتاب کے نام سے شروع ہوئے ہیں۔

● کتاب کے نام سے شروع ہوئے ہیں۔

● کتاب کے نام سے شروع ہوئے ہیں۔











● مذکورہ سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

سو جس کو اس کی سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

(۱۰)

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

تھا۔ کچھ اس کی ترجمانی کی جاتی ہے۔

(۱۱)

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔

● اس سیرت میں سے ایسی ہی تعلیمات وہ پکڑتے ہیں جو ہیں۔









"ہوا میں جو نابھہ بند" مشہور ۱۹۰۲ء - ۱۹۱۰ء - اعلیٰ خوب - مشہور - یا بھی خوب نابھہ ہوا۔

ہوا میں کھڑے رہا ہوا "خار میں یہ خوب" خوار یا خوار مشہور

• سب سے پہلے یہ ہے کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ" ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ

کر سب سے پہلے یہ ہے کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ" ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ

• ایسی کہ جلدی میں سے بھی رخصتوں کا وعدہ مشہور ہے کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ"

حاجزہ مقبہ میں سے بھی رخصتوں کا وعدہ مشہور ہے کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ"

مقبہ مقبہ میں سے بھی رخصتوں کا وعدہ مشہور ہے کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ"

حاجزہ مقبہ میں سے بھی رخصتوں کا وعدہ مشہور ہے کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ"

مقبہ مقبہ میں سے بھی رخصتوں کا وعدہ مشہور ہے کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ"

• سب سے پہلے یہ ہے کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ" ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ

دیوان کی مشنوی "در وصف چہ" کا نام ہے "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ"

دیوان کی مشنوی "در وصف چہ" کا نام ہے "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ"

مرتب سے کہہ دیں کہ اس سے کہہ دیں کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ"

کی سب سے پہلے یہ ہے کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ" ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ

• سب سے پہلے یہ ہے کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ" ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ

دیوان کی مشنوی "در وصف چہ" کا نام ہے "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ"

• سب سے پہلے یہ ہے کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ" ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ

کون سے ہیں۔ سب سے پہلے یہ ہے کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ"

(۱۹)

دیوان کی مشنوی "در وصف چہ" کا نام ہے "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ"

• سب سے پہلے یہ ہے کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ" ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ

سب سے پہلے یہ ہے کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ" ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ

• سب سے پہلے یہ ہے کہ "ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ" ہوا میں سب سے پہلے یہ ہے کہ















ذکر خیر مسعود  
مکتوبہ برائے

## قیاسی تصحیح

وہ جو بدخیز مسعود کو اس دس حصہ میں نہ اس کے بعض محبوب کی تدفین کرے۔ یہ ان کی  
ہے کہ اس کے اذیت کرے کہ اس کے ہر ایک قول پر وہیں ہو۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے  
میں وہ جو کہ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔

مگر اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔

دووں کو اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔

پایہ زمیں کا فرش سے بہت چوکیا

جلوے سے اوج لاکھشاں بہت چوکیا

دست و پاؤں گیتے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔  
اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔  
اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔  
اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔

اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔

اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔  
اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔

دور نہ رہا اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔  
اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔

اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔

اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔

اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔ اس کے لئے وہ وہی مسعود ہے۔



[illegible]

نے کاتس جاتانہ قری روڈ لڑگوں

اچھی طرح دیکھ لو کہ جو میری فرمائش کے لئے آپ نے مجھے ان تمام کاموں میں  
 مدد کی ہے۔ یہ سب کام اچھی دوستی کے رنگ میں کیا گئے ہیں۔ وہ سب کام  
 بہت اچھے اور اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ یہ سب کام اچھے ہیں۔  
 میں نے ان کاموں میں مدد کی ہے۔ یہ سب کام اچھے ہیں۔  
 دلوں کو ہمیں ایک دوسرے سے ملنا ہے۔

کرا خوانند و تمام در قریباتی

[illegible]











نکس۔ جودوں سے ہی لھٹے۔ بے جا کس جسے۔ رونا سے صدمہ میں رہی۔ مجھے خود۔ کیا۔ اسکی کو بھی عز کی  
 نگہ بند کی مظاہرہ کے۔ اندھ کی حسرتوں کی بھی لوگ سن۔ ان کے صبر کے۔ یہ دوسرے نو دستہ کی کے مجھ کو غمزہ  
 بھیا کیا ہے۔

● جہاں۔ وہ ایت کا کوئی تھوڑا جرم سے ثابت ہے۔ اگر ہو دیکھی دوسرے درجہ سے اس کی  
 تکمیل میں عمر۔ جو وہاں موت نہ طمع دیا جاتا۔

● کسی میں کی تحقیقی۔ تب میں بہت ہم سسر و مسکی و تھیلی، نویسی عورتی یا جو ما ہے۔ تو بھی دوس  
 قلف کسی رویتوں کے رد و قبول کے سسر میں وہ کے وہاں کے اندر سے درمخت سے خلو رکھے  
 دے ہوئے تک ہے میں۔ اور اس میں یہاں نہ ہو، دست سے معقولہ تک کو بھی کسی زمانہ  
 میں شامل ہونا چاہیے۔

















# تدوین اور طبعِ موزوں

۱۹  
عبد الرشید



مسائل اور دریافتیں کے لیے متون اکٹھے، ایک قدیم مائتہ، امید ہے پھر کی حیثیت رکھتی ہے۔  
شعور و فہم کے لیے اس سے سیکھ سکتے ہیں۔ تاہم یہ کہیں! اور ہمارے زمانہ اور ادب کی ترقی اور اس کی  
صداقت کے لیے اس سے سیکھ سکتے ہیں۔

چیز کا وارہ دے دو بیوقوفانہ ہے ایسا کر رہا ہوں میری سمت سے ذوق،  
نہایت صداقت، محنت اور دہانت، کی اظہار ہے۔

[illegible][illegible]

# دَوَائِنِ غزنیہ بن خاں غلبہ

۱۹۸۰ء

یہ طبع اللہ تعالیٰ کے ہستی پر فیض کیلین نامی اور سودا  
 اردو کے ست گرد جو خیر عاں غلبہ کے والد اور دو دین کا تہ دین ہے  
 جو خدا بخش لائبریری میں تمی صورت میں محفوظ ہیں نوکرانہ فیم مد سے قس  
 پڑنے کے ڈاکٹر محمد ناسر بھی ۱۹۵۲-۱۹۵۳ میں یہ کام اپنے تیسس کے طور پر  
 تمام دے چکے ہیں لیکن وہ صحیح نہیں ہوا۔ سر غلبہ ۱۹۵۶ء میں پیدا ہوئے  
 ۱۹۷۷ء میں والدہ صاحبہ اساتذہ خانہ انتقال کے بعد عورتی جاگہ پر مرنے  
 فیاض پور (پاٹنہ) مبنیہ سسٹم سے دی سے پڑن منتقل ہو گئے اور  
 ۱۹۷۷ء میں انتقال ہوا۔

سر غلبہ نے محمد سے نفس میں دو دوائیں کے ، صلی مذاں میں ہی جو کتب  
 صحابہ کے نام سے دو دوائیں سرحد میں شام کے نام سے ہے اور دو  
 دوائیں کے نام سے ہے یہ دونوں دوائیں کے نام سے ہے

کلا سرحد کے نام سے ہے یہ دوائیں کے نام سے ہے  
 دوائیں کے نام سے ہے یہ دوائیں کے نام سے ہے  
 دوائیں کے نام سے ہے یہ دوائیں کے نام سے ہے  
 دوائیں کے نام سے ہے یہ دوائیں کے نام سے ہے  
 دوائیں کے نام سے ہے یہ دوائیں کے نام سے ہے  
 دوائیں کے نام سے ہے یہ دوائیں کے نام سے ہے  
 دوائیں کے نام سے ہے یہ دوائیں کے نام سے ہے  
 دوائیں کے نام سے ہے یہ دوائیں کے نام سے ہے

۷۔ دکنی ماٹوں کو صلیب درزی بھی کہتے ہیں۔

۵۔ حضور زخم کھدکھائیے گا ، کہ دی رات ہی ختم ہے گا (مشہور)

سچے مردوں سے رہنمائی دے      ایسے لوگوں سے نہ رہے گا      ۴۹

۵ سدا جلی ری جساتا۔ ۱۰ مہینہ ۱۔

۱۰۰      انہوں نے قوموں کی دوست      بادشاہی کو خدا کی

۵۔ آپ کے جوا کہتا ہے، عن عزت ہے، ہمیشہ!

یادہ تر سرت جوابی کی اصطلاحوں کے معانی، استعمالات اور مراد سے یہاں خاص تقاریر

میرزا باغ درستی دیکھیں نہیں سوسا جو ادھی کھجی خورے، ایسے تا ماما ایک درجن اخبار و دول

تھے کہ جس سے یہ سب بڑے کوئی چار سے آریہ اس کے کہ فیہی بڑے ہیست برہم

حاصل ہونے کے بجائے اس وقت

ہی دیکھتے رہیں گے۔

یہ ہے۔۔۔ ہمیں عرفہ سے باخبر کرنا ہے و تسبیح و تہلیل سے مدد لینے

[illegible]

بہارِ گلشن ہے دولتِ مدشر — دورِ چمنِ نسیم دیکھو کون کھائے کو

بھولے کرم و یہ خوشی کا یہاں ہیں - آبدادہ ٹٹانہ دہر کس ہے

میں جیسے موت پر پہنچے ہم - سوتے خواب کو بیدار کس ہے

۱۲۱۱ء میں جب ہمسہ گھر پر  
سندھ سدا رہتی ہے رنج ہاری

۴۔ یہی بدقسمت ہے۔ سکرہ درستی مدد پہنچے۔ مرنے کے دن کارہیں ہے

باصدارت: بہار کے سرکاری کاتھڈرائی، ۱۰

عدا کو سب سے ہی میں بھروسہ کو ————— حظری نے میں کسی کا ہوا خدا کا ہے

سبب جوئے و خمر و کافران و سرکشی  
 و مرد و دشت کاڑا اور جہاں بند

دولت رستم چون و کون کو ————— طبع ستای کو، میں تیرے خدا کے مول

عمر ۱۰۰ جو پہلے وہی پتہ پر تھیں









ابو یحییٰ نے اس کا ہر پہلو پر مہر دیا۔ دوسرے پہلو پر مہر دیا۔ دوسرے پہلو پر مہر دیا۔  
 مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔  
 مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔  
 مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔



پہلی شل: مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔ مہر دیا۔  
 اور کتب میں ہے اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔  
 اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔  
 اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔  
 اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔  
 اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔  
 اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔  
 اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔ اسی کو وہ چاہا۔

دل و احوال نہایت سے طور سے بہت کچھ جانتے ہیں اور اس سبب سے بہت کچھ جانتے ہیں۔  
 دل و احوال نہایت سے طور سے بہت کچھ جانتے ہیں اور اس سبب سے بہت کچھ جانتے ہیں۔  
 دل و احوال نہایت سے طور سے بہت کچھ جانتے ہیں اور اس سبب سے بہت کچھ جانتے ہیں۔  
 دل و احوال نہایت سے طور سے بہت کچھ جانتے ہیں اور اس سبب سے بہت کچھ جانتے ہیں۔  
 دل و احوال نہایت سے طور سے بہت کچھ جانتے ہیں اور اس سبب سے بہت کچھ جانتے ہیں۔  
 دل و احوال نہایت سے طور سے بہت کچھ جانتے ہیں اور اس سبب سے بہت کچھ جانتے ہیں۔  
 دل و احوال نہایت سے طور سے بہت کچھ جانتے ہیں اور اس سبب سے بہت کچھ جانتے ہیں۔  
 دل و احوال نہایت سے طور سے بہت کچھ جانتے ہیں اور اس سبب سے بہت کچھ جانتے ہیں۔

دوبار کی اوہیں غزل ہی میں یہ سب کچھ مل جاتا ہے۔ اب عقیسی ہر نئے مرحلے میں:

اسکا جو نرے میں ہمارا طریقہ در رہا ہے کہ جہاں میں شرع سے کام لیں جاتا ہے وہاں صرف  
مصرعہ دیا ہے، جہاں شعر مراد ہی ہے وہاں سطر۔ اسی طرح بھیج میں اس پر نگہ نہری حلوں کا دین مرد کا  
ص۔ بعض جگہ مدد لفظ ہے لکھ ل۔ رات۔ یہ لگا کر کچھ سوچ لفظ لکھ دیا کافی  
سمجھا گیا ہے۔



● نہ تختِ بیجو پر سے صدمت ہو وہ نہ کمر سے نہ پائی لعل و زریہ امشا  
 = میرے اور میری = سرے پر نہری سے قطع نظر پہنچے ہوا شاک کے موجود  
 دماغوں کی جزوِ ذریت (تاس) پر ٹھٹھک کر آوازوں میں اس کو با سالی انگلی صدمت کے  
 رابطہ سے تاثیرِ بلا کے کا۔ دوسرے مدح میں مرتب نے 'ن' کے ساتھ لکھا کہ اسٹونل  
 کی ہے بکجی نہ آئے کی صورت میں بھی یہی حرف میں محمول توجہ کے جدا سالی اسے 'ما' نا  
 (رحمات) یڑھو دکتا تھا۔

- اسے غارتہ کہہ سکتے ہیں یا آگے بڑھتے ہوئے درمیان میں رہنا (دوہ: دل)
- دائرہ شیم، برگہ می پھول پھول رہا۔ "جستہ" یا اضافہ کرنے کا مطلب اضافہ

قرار دیا جاسکتا ہے۔

• نہ طاعت نہ عبادت نہ جہاد نہ فقیہ  
 - یہاں تک کہ اس نے غزوی جہاں یہ کہ اس میں 'ترے' 'تیری'  
 اور 'تیرا' کے ناموں استعمال اور غزوی استقامتوں و فوجوں کے متعلق کچھ جاق ہی نہیں  
 ناموں ہے، 'تیری' غزویوں اور 'تیرا' پھر غزویوں۔

● تزیح آفتاب پہ جیسے کہ اس سے درختان زمیں پر تو کئیے متعدد طریقہ کار اور  
— نیکوئی کو ان کے پروردگار سے تو دور و دور ہو جائے گا۔  
● ہیں تھوڑے کچھ رشوق رواج دہالی کا جیسے کہ ان کے ہاتھ میں دعویٰ رکھ کر ہوا  
— پس اس امر سے انھیں جیسے کہ وہ اس کے ساتھ۔

اور اس طرح محبوں کے پاس جمع ہوئے۔

• دین سنائی میں جہنمات ولا کوئی یہیں اس قدر بڑھ گئی تے سنتوں کا

— قنہ = قصہ

• دے رواں دویا ہے۔ در آنھوں سے کسب حلال و حرام

— ایک لفظ کم رہا ہے حرور کے جدا جدا بیچ (ان)

سے کے جدا جدا اسباب

• بشک کو فرشتہ جس کے <sup>رکلاں</sup> دل کو وہ یوں کو کٹر شور اس کے درون کا

— انکو دلا حویں جو — کا: کو دینے

— اور یہ معنی میں انہوں جو معنی کو نور ان نور ہن بہ دراصل یوں

ہے ۱۔ جو عام میں کو کٹر الفا

• جہاں انھیں اس کے میں کی ہے وہ ایک

— اس کے سے جس سے انھوں میں عادت سے نفع اور ان کے کا

• انہوں جو تیرا دیر نہ تے ہم آپ کی شام و سوت اپنا

— گریہی = گریہ ہی ہے

• انہوں کو کہ وہ در آن اور بہن کو یہ دیر ہی نہ سرد سر ہے اما

— ان کے لیے جو ان کے میں کی ہے وہ

• انہوں کو کہ ان کے میں کی ہے ان کا جو دل سے خود دھو کر ہا

— محبوں = محبوں ہے = وہ ہے

• ان کے لیے ان میں کی ہے ان کے میں کی ہے ان کے میں کی ہے

— ان کے لیے ان میں کی ہے ان کے میں کی ہے ان کے میں کی ہے

محل ان کے لیے یہ عودوں جو جاتا (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰)

• ان کے لیے ان میں کی ہے ان کے میں کی ہے ان کے میں کی ہے

— گوا = گوا: سات کی نقل

• کوں راقب: بڑا دیکھ کر اس کو نام دین کو راقب می ہے اس سے مل گیا تھا (۷۱)

— تخلص کے جوہر سے راقب عن دوسرے معراج میں استعمال ہوا ہے۔ یہی میں تخلص کے عرصت لگانا صحیح نہ ہو گا۔

• لے دال کیں داسی ہوا کہ تک تو غنی صفت رہ کر لے گا (۷۲)

— چوا = چو۔

• کیا ج آب، طالبوں میں یہ ہے کھو دیا دو ٹھکانا ہے کا (۷۳)

— یہ معراج میں 'کی' زیادہ ہے۔ دوسرے معراج میں کھو، بو کھوڑا تھا

• اعلیٰ رہے فاحی، جوتی کو اور دھند جفا رہے گا

کبھی سند کر سکتا ہے یہی معمولی تیر صدائے کا (۷۴)

— دوسرے معراج میں 'کو' کی بڑی جگہ مستعمل ہوئی ہے

• کیا کی اور چوتھے میں 'مسون' کو جبر اللان نون کے بڑھا جائے گا، 'تترا' کو ترا اور 'ہدا' کو سدا!

• اذ بلکہ غم کو دی یہ ہے جو سچ نہ کھو دامن ترکان تراب (۷۵)

— غم، درد کی ایک آواز تھی نہ ہی سے جاتی تھی

• پاس بخوشی، ہائیک دو اور زلف دھوڑا دوسرے ہوسیمہ زراں (۷۶)

— اگر یہ معراج کو ہزول ہو، ہے تو تک در اور در سے پانچ میں کوئی لفظ نہیں

کہا ہے دوسرے معراج میں 'تو تر' تو تر ہو گیا ہے

• جب سے دل جو اصحاب ہوا جواب سے آہ ست سے خواب جو (۷۷)

— جنت = تب

• لے ن یحودی مشق نے دو، کوں ن شہزاد ہوا (۷۸)

• ہے اب وہ عدا یارب داسے جس کے میں خواب ہوا (۷۹)

— عدا = سدا





• ال اب کبریٰ میں یہی امر آیا ہے در دیدہ دیکھنے سے کو کے پڑا ہوا (۱۸)  
— بہرام معراج ہونڈوں —

• آئے بل خود کے گھوڑا میں آیا گیا مہم ہوا راہ جو تیسری وہ پانچویں (۱۹)  
— 'راوا' اور 'جو' کے بیچ میں ایک لفظ میں کا اضافہ کرنے سے موزونیت  
در معنویت دونوں پیدا ہو جائے گی۔

• کیا کہوں تیری نزاکت کر پہنا جامہ و خود اس ہاتھوں تجھ سے اٹھانے لگی (۲۰)  
— پہلا معراج موزوں ہے موزوں پڑھنے کے لیے 'کر' کے بعد 'جو' کا اضافہ کرنا پڑے گا۔  
• آخر کار آہ اس دل دیت دی سی دست تھا آؤں پر خزان کا دھن ہوا (۲۱)  
— فی الحال 'دی' کو کچھ کے بڑھ کر ہے۔ پس ایک اور قراءت کے مطابق 'دی' کو  
کہاں ہیں پڑھنے سے بالکل سلی ما تار ہے۔

• کسوٹھے سے تیرے چہرے کے آئے مسوں پر دل سیر چلتا غمناک (۲۲)  
— دوسرے مصرعوں میں مسوں پر اعلانوں کے اور میرا کو 'مرا' بڑھے سے سلسل  
ہو جاتا ہے۔ اصل مسد بھی معراج کا ہے جو موزوں ہے جب تک آگے اور آگے کر  
رج میں ایک لفظ 'وہ' کا اضافہ نہ کیا جائے۔

• پس سر دہ میں کچھ غم بھی دیر نہ کر کچھ تشریف بھی نقد اگر ہی سے تیرا (۲۳)  
— دوسرا مصرع سحرانہ بڑھا جائے گا۔ 'وہ' کچھ تشریف اگر دہ بھی ہے تیرا (بھی)  
کو اڑانا ہوگا، در نقد اور اگر کو آگے پیچھے کرنا ہوگا۔

• ط گھو کہان و باغ گلشت باغ کا (۲۴)

— دماغ کے بعد 'ہے' بڑھایا جائے تو معراج ۴ دروں موصفہ گا۔

• کج گشت امیر اس کے چہرہ برونہ کا سہریں کا جلوہ رخ ہے سے ورا (۲۵)

— دوسرا معراج کیوں، وراں ہے

• ط کہتے ہیں یہ دل گہرا اس آتش کے برہانے کا ہے (۲۶)





• دور آئینہ ہے ہم نصیب کا نہ (۱۲۵)

— آئینہ = آئینہ (بغیر کسی)

• آئینہ کے حق میں میرے ساتھ ہے دست دکان (۱۲۶)

— دودھ ' آئینہ ' مانا ہل بھی کر۔ سو روں بھی سوئے لڑکے ' بچہ ' بڑھو۔

• دل میں کہ جس کے اتر فرسے تیرے کوں دلوں ' آہ کی ہوا (۱۲۷)

— لاکھ لکھ میں تیرے کو ' بیک بیک سے دے دو دیا ہے کہ ' جو اس

دجری فہم آوازی شکر کا پھوٹے پوکا کس طرح کی۔ سو دیت یک رست اٹھاتی ہے

پھر پہلے لکھ میں تیرے دل ' ازاں سے تھل کوں کر دے ' لیرے ' اور ' کو کے پاس تر

کا اضافہ کیا جائے گا۔

• نظر آ جا دوں آہ ظہر کہاں تک دیدہ گریبان رقت

— آوا ' مزد و ' کہ ' ریری ' کہ ' بڑھنے سے لکھ دوں پوجا کا

• کچھ طرح حال غم کے جانے کی سی ہے (۱۲۸)

— ' طرح ' یہ اضافہ ' ہاں ' یا ' اور ' رہا ' ہاں ہے

• یوسف کے غم میں رہی رہی ہے ' یعقوب نام رسیدہ کے بہت غم میں

— ایسا ہے = ہے ایسا۔

• عشق فیر ہے دھرتی ہے ' حال دوست (۱۲۹)

— عشق فیر سے ' ہی ' دھرتی ہے کہ

— دوسری فرات یوں ہی لکھ کر : ' اس عہد ہے دھرتی کہ

• ' میرا ہے ' نہ ' میرے سے ' آہ رقت (۱۳۰)

— ' آواز ' مع ہے ' اور ' شفق ' مل بھی ہے ' کے کچھ ' بچہ ' کا ' میری ' ہنس

ہوگا۔ میرے = میرے۔

• دیکھتے ہیں جو نہیں اگر مہر آدھ آگے لکھتے ہو رقت (۱۳۱)

— دیکھتے = دیکھتے (بازر)



۷۰ «دعوت» مکتب ابرار حبیبی علی ابدانی میں، ص ۷۰

— 'اور پڑھنے سے مشغول ہو جاؤ۔' —

۴۰۰ قلمبرائی صحت و اندکچو بکھو کرنا سکھوں

— مرکز ی کے قلموں کے گندہ جو پڑھنے سے نامور دہشت گرد ہے۔

• آن مہدی دعوایہ بر سر - غمناک بہ تیر و دوہ اسلام و تکریم کرد بہ است.

— میری دعا توئی ہے۔ مجھوں نے تو یہ دعا ہی لے لی ہے۔ ایک ساتھ ساتھ یہاں سے بھی لے رہی ہے۔

اسی طرح بڑھو کہ آتی ہے جیسی دلوں پر رہنے کے لیے

• گونئیے ہے دور یہ تو حق دردمند ہے۔ ایک ساری سچ تاہاں کے کبر و

— مہاشا توں کوئی اور اس کو سننے کے لئے 'فعل' ہے جس 'ر' بڑھ کر 'ری' ہو گی۔ یہ فعل ماضی ہے۔

● روضہ پر پردہ عوام سے کمال غور کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

نئے شہر کے تارے درجہ۔ مریخ کی دو جگہ میں ٹیبلٹ طور پر دیویدوں سے لے کر علیہ تک

قبیلہ خوف کو بیوقوف بنانا اور وہاں پر یہ جیتے ٹھکانے ہوئے۔ مسلمانوں کو ترہ: راہ میں قطع ہونے کی وجہ سے ہم

رو سکر و کائنات۔ جو انمیرپہ پہنچ گیا ہے کہ جیسے چڑھو کی نکل چکی ہو یہ درست ہو گا۔ اس کی

رہنمائی و توفیق اور جہم و غم۔

— یہودیہ سے انڈیا کو لے کر آئے۔ یہودیہ میں ان کے گھر تھے۔ ان کے گھر سے ان کے گھر لے کر آئے۔

مناہذاً صاعداً و نزولاً من فوق ہے ۔ ہر چوں کہ اس وصف میں ملائکہ فاضل

• کب موایں گریہ بہت کی وہ دہنوں میں راس دہن مسرورہ دہن

— یہ کہ یوں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہے۔

مے مر ذ کو یو سہ ہے میں یہ امر ہے۔

● پچیس تیلک میں دس چدر کے حصید اس  
اس کو رہے س کر رہا ہے اس قدر ایش

— سیدہ: ایک بڑا صاحب  
چھوٹا حلقہ میں کچھ سنبھال رہا ہے۔

• نامہ میاں دکن احمد رضا میرزا و صاحب محمد میاں پٹواریہ۔

— ایک فرات کے مطابق بحر اوقیانوس میں 'میں مہسہ دس کے داغ' — اور پھر سجدی

نہیں، ایک نئے ہے یہ فوق ترجمہ ہے

• جا رہا ہے بس اکٹھا یہ چہرہاں وہی ۔ ایک ہے رُکس رشتہ

— پھر = پھر

• خب ہوا ہے یہ سے ایسے جدا ۔ بہتے ہیں اس جوں کو بہت ان دہاں اس امڑھ

— اپنے دور جدا کے دیرینہ مگر ان کے فدا سے معرعا کل بھی ہو جائے گا اور کدوں میں

• جا رہا ہے یہ بڑے رشتہ کی ۔ بدب نوک عذاب سے مجھ کو جوت بخش (۵۵)

— یہ سے نفس ایک عطا کا افس چاہیے ۔ معرعا تہی سے بھی اس کا اثر رہتا ہے  
وزعرت اؤں کی ناموز وینت سے بھی ! دقت غلطو میں جا رہا ۔ تہی ہے جس کو معرعا مدوں میں

• دقت مستحق ہوں تو تو اس برزخہ کا (۵۶)

— متونی میں یہ ترکیب اور وحدت کا یہ اہتمام ۔ دو میں سہی رہ گیا ہے کسی کا تہ

میں ماریہ سہی کسی کی ہوگی سو اس خود میں دیوں کے کاتب کے کریب داغی اصل میں پایا جاتا ہے  
میں بھی گدھاں ہونے سے ہے

• دو کدو اب ہوا ہے مست ملک ت کہوں میں اور کہاں نو اور کہاں نفس (۵۷)

— 'مست' اور 'اصل' 'مست' اسے 'دوست' اس سے پہلے ہے ۔ 'مست' سے لے لفظ

رہا ہے یہ سے موجود ہر ت نفس کے کباب ۔ مٹی عطا کی حقیقت سے بڑھ چکا ۔ 'مست'  
کے طور پر عطا کی : کوزوں کو عطا کیا

• جہاں مستہ سوائے سے لافظ عطا ۔ آں توں سے توٹے کا حد من لافظ (۵۸)

— دو کدو ابہاں آئی اوں ۔ پورے ہیں یہ معرعا میں پھر ... ن بڑی آسانی

سے ۔ پری کہ ہے کہ ہم آں کو بھی 'مہران' بڑھ کے معرعا وزوں کو رہا ہے

• سرکھ بتتے جی بت سے صبر ۔ جسے بکھ ہے سے تجویف (۵۹)

— پہلے معرعا میں 'ت' کو 'ت' لکھ دے گا ۔ لفظ 'ت' ہے ۔ اگلے معرعا کا 'ت'

سے بھی ہاں میں جاتا ہے ۔ 'ت' سے سرکھ ۔ 'ت' اور 'ت' بے تہی ہے

• دقت ایک ترسے نفس جو تہا ۔ دقت اس امڑھ

— پہلے تم میں سے رہے تم میں





— کہہ دو وہ دیکھو، کھانا چاہیے یعنی آپ:

• کب تک برداشت سہا رہے ہیں؟ — یہاں پر ہے، ہر قسم کے تشدد سے

— 'فدا' اور 'ستارہ' کے ساتھ رہے ہیں، اور ان کے ساتھ وہ کارکن ہیں

جو وہ دونوں کے احسان سے بھرپور اور مددگار ہو رہے ہیں

— یہاں = ہاں! ایک = ایک: فردا = فردا

• خیر، یہ سب اگر دشمنوں میں مکرر جاتا ہے تو برا ہے۔ وہاں ملاقات میں نہیں رہتا،

— مگر تو اس کی کوئی چیز ہے جو دشمنوں سے ملتی ہو، یعنی جو اس کے

— میرے = میرے؟ وہاں = وہاں

• ہاں، روزانہ رہتے ہیں۔ ہاں، ان کے ساتھ ہیں۔

— اور ان کے ساتھ ان کے ساتھ ہیں، اور ان کے ساتھ ہیں، اور ان کے ساتھ ہیں

کہ ان کے ساتھ ہیں، اور ان کے ساتھ ہیں، اور ان کے ساتھ ہیں، اور ان کے ساتھ ہیں

• ساتھ ہے، یہاں دوری کتنی ہے۔ اس میں وہاں سب سے زیادہ جانتے ہیں (دشمن)

— یہاں ہے، اور وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں

— یہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں

• یہاں ہے، اور وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں

— یہاں ہے، اور وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں

• یہاں ہے، اور وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں

• یہاں ہے، اور وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں

— یہاں ہے، اور وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں

• یہاں ہے، اور وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں

— یہاں ہے، اور وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں

• یہاں ہے، اور وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں

• یہاں ہے، اور وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں وہاں کے آخر میں

• ط • جھٹکتی حرد منہ دی غفلت میں گدہ بنی تھی ۔ (مذہب) — گدہ کی جگہ تھی

• ۵ • اوقت تھے رات سے — دور سے سامنے کے مشہور — سے زبانی سے دور سے

• ۶ • مسیح کی مٹی میں چھوڑ کر — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے

— ایک سے قبل یہ — کا خاؤ کرنا پڑے گا جس کے ہر منہ کا — موزوں ہے

— دیوانہ پن = دیوانہ پن

• ۷ • سے — غیر کچھ — رگڑت مٹوں کی — سداوں — اگر اپنی داستان کچھ (مذہب)

— پھر = پھر

• ۸ • کچھ — سکھوں میں — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے

دل کا خد کر کے اب ایسے ہی پر جو سو جو (مذہب)

— اب = اب تو

• ۹ • یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے

• ۱۰ • مذہبی ہر غلط ہے دل کا دن — کا کو — چراغ ایسے جس کو جادویش کا کو

— چراغ = یہ چراغ

• ۱۱ • یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے

• ۱۲ • حق کی رگڑ میں — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے

— یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے

• ۱۳ • یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے

— یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے

• ۱۴ • بلایں تارہ پیش آتی ہیں وہاں = وہاں ہر کام پر رقب

ہیں آسان ہے کون جہت کیا باں کو (مذہب)

— ۱۵ = ۱۵

• ۱۶ • مری جو کہ جہت تو نام نہ — کا خود سے ہی م سے یہاں سے — یہاں سے

— یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے — یہاں سے





• سنا جو جو کہ دو جیسے شہ کے ایشیہ

— کہا دور دور کی ایک جگہ ہے، جہاں کو دور دور سے لکھا  
کا مناسب ہوگا۔ (کہا گیا)۔

• خزاں کی دکان تیرہ سے دس — دس بیٹا  
• کادے جاوے۔ اسے سب رتبہ کو بیٹا — کادے دوس سے خود مست کے اور نے خود  
— تیرہ سے اس ایک ملک کے غریب کو، عورتوں کو بہت، دوسرے ملک کی کسی قسم  
کے نوع پر تو موجود ہے، یہ وہ دراصل سب سے پہلے ہی تھے جسے بہت ترقی کر چکے تھے۔

• طے ملک محو کر پے پاس دے مری = تیرہ ہستیاں ریشہ  
— واسے واسے = مے واسے۔

• طے اس کو کہتے ہیں۔ جو مری — مری — اس  
• طے کہ ہیں اس کی ان کو اس — طے طے ہیں کو — مری — مری — مری  
— پند مری کی اکیلی ناموں ہیں  
• دل دی — تیرہ مری — مری — مری — مری — مری — مری

— وہی = وہ ہے

• وقت میں یہ ناکل سہا سہی کو — مری — مری — مری — مری — مری — مری  
— مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری  
• مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری

— پند مری کی مری — مری — مری — مری — مری — مری

• مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری  
— مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری

در حضور وہ مری اس کی صحبت میں، مری — مری — مری — مری — مری — مری

• مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری

— مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری — مری

نمود ہے جو محض سے قبل جو ان سے کہ یہ رسائی کر رہا ہے

• دیہ یک = کہ اول اس دس نقطہ بڑی قیمت دی

— 'س' کی بڑی 'در' میں پڑھا جائے گا 'س' ایک 'و' مع 'س' کی موزونیت فرمائی

• اس سے طاعت عزت وہاں رہوں نہ تفت لعلی ہے ۔ آدہ کر سے دس سے پڑھا رہے ہیں

— یاد = یاد

• مسیح تو بہ نقطہ جان رہتا ہے ۔ ہے ایوں سے نصرت کے پان دینہ کر (۱۵۹)

— 'آپ'، 'مکن' ہے 'اپے' ہو۔

• ط = مگر نہ تہ بد رہا تو اصرار کرتا رہا ۔ ۱۵۹ — ۱۵۹ = ۱۵۹

• کہ تھیں سے بہرہ کہ اس کی تھیں رہتی ہو

۱۵۹ دے یہاں سے بہرہ آ رہا ہے (۱۵۹)

— سے کہ وہاں کل میں سے ہو کر یہاں جا

• ط = تو مکن سے وہم کو کہ وہاں سے ہو رہے ہیں

— تھی یہی عورت سے مکر کو کہ نہ تھیں نہ تھیں وہاں کر رہے ہیں

• نہ تھیں نہ تھیں کہ یہاں ۔ مکر کو کہ وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

— رفت تھیں کہ یہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

طرح ہوگی۔

• تھیں سے مکر کو کہ وہاں سے وہاں سے وہاں سے

— یہ تھیں وہاں سے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

یاں تھیں آہ

• محبت کر کے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں (۱۵۹)

— تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

• یہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

— تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

کے یہ ہیں اسی سلسلہ کا چہرہ فی ایک لفظ رکھیں جیسی یعنی حسن کے بعد اس سے معرعات موزوں ہو جائے گا۔

• طرح چھوٹی مقل ایسے ہی میں اخلاص سے معرعات کی بہت سی طرحیں ملتی ہیں ان میں (۹۵)

— بہت معرعات میں مقل کے بعد جو اس کے ضامن سے معرعات کی موزونیت مانتی ہے گی۔

• کی بہت مقلوں میں ہماری دختر زدہ جاگہ میں بری کی صاحب سی مدتوں سے نکلتی (۹۶)

— جاگہ = جاگہ

• واقعہ میں کردہ جدت کی رسم سے بہت حجاب و خستہ وہ میر کس ہے (۹۷)

— 'وہ' اور 'معارف' کے یہ ہیں جو اس سے معرعات موزوں ہو جائے گا۔

• 'حاضر' کے 'راہ' کو 'تبرہ' و 'کسوکی' (۹۸) — آئے = لے

• 'مقل' میں 'ہر کسوکی' کے 'اد' سے 'ہو' (۹۹) — لے = لے گا ہے

• 'دو عالم' سے 'کی' آزادیم کو 'بک' غم نے (۱۰۰)

— = 'دو عالم' سے 'کی' آزادیم کو 'بک' غم نے

• 'شب' ہے 'ہر' و 'دوست' اس کے 'لے' سپہر (۱۰۱)

— 'شب' ہے 'یہ' و 'مقل' دوست کی 'مقل' ہے 'اس' سپہر جو معرعات کی 'مقل' ہے

• 'دوست' کے 'دوست' بھی 'دوست' و 'مقل' (۱۰۲) — 'دوست' کے 'دوست' کے

• 'دوست' بہت ہی 'ایک' ایسے 'دوست' و 'مقل' (۱۰۳) — 'دوست' کے 'دوست' کے

— 'دوست' کو 'دوست' و 'مقل' (۱۰۴) — 'دوست' کے 'دوست' کے

(۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰)

• 'مقل' 'مقل' 'مقل' 'مقل' 'مقل' 'مقل' 'مقل' 'مقل' 'مقل' 'مقل' (۱۱۱)

— 'دل' 'دل' 'دل' 'دل' 'دل' 'دل' 'دل' 'دل' 'دل' 'دل' (۱۱۲)

کے مقلوں کے کو وہ سے دورانہ مطلب یہاں سے کیا ہے۔ یہاں 'دل' 'دل' 'دل' 'دل' 'دل' 'دل' 'دل' 'دل' 'دل' 'دل' (۱۱۳)

ایسا دل رکھتے ہیں۔

• 'آد' 'دل' 'تیری' (۱۱۴) — 'تیری' 'تیری' 'تیری' 'تیری' 'تیری' 'تیری' 'تیری' 'تیری' 'تیری' 'تیری' (۱۱۵)

— پہلا معرعاتی مقل موزوں ہے۔ دوسرے معرعات کے جیسے 'کا' 'جوب' 'جوب' 'جوب' 'جوب' 'جوب' 'جوب' 'جوب' 'جوب' 'جوب' (۱۱۶)

میں تیرے من لاشی رکھتا ہے جو کہنے میں سے انداز میں مومنوں کو ملتا ہے۔

• میں نہیں تجھے کہوں کہ راتوں کو درگاہ دور — مہرور نہ تہا مہرور

• حوا میں ہے پانوں پر پانوں میں سے تیرے ہیں مومن پستہ آئینہ میں ملے

— جو اٹھا، جو دے — کو سوراخ ہے — اٹھو —

• مہرور — سنو آئینہ — کتنے کتنے دیباہوں ہے (میں)

— میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں

• آہ کیا ستم — ہم چاکیا — میں — میں — میں — میں — میں — میں

— کیا — کیا

• تیغ — سکی ہر وقت — میں — میں — میں — میں — میں — میں

— میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں

• یاد — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں

— میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں

مہرور — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں

• عاقبت — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں

— میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں

• میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں

— میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں

• میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں

— میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں

• میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں

— میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں

• میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں

— میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں — میں



• سچ نہیں ہے، یہی باندھنیں کونسیب اطلاع۔ مہواریں دس کے اریا کی

— بڑا تو کسیر میں اعدا کیا جس سے قدرت، خوردوں کو کر ہے۔ لکھا ہے تو نویں

میں لکھ یا بڑھایا ج سکتا ہے۔ وہ ادویں غلو کہ کھٹے و انحرافوں بڑھا جائے گا:

اطلاک کہ انوں کے اعدا کیا کہ۔ انی میں مہواریں

• کھڑی وقت۔ یہ مہواریں مہواریں کھڑی وقت سے مختصر مہواریں (وقت)

— تقدیر مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

• مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

— مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

• مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

— مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

• مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

— مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

• مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

— مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

• مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

— مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

• مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں مہواریں

— دوسرا مہر غریبوں پر صاحب :۔ دے دے تکیے و اجیت سیر گز دے

• حد اسے تو آج دن کو گزرتا (تڑا)۔ خوشی بری تو مل جاتا ہے

— آج سے میرا کوڑوڑ کر رہی :۔ تو اس ہے :۔ آج

• ملک کیے بتاتے تھے :۔ انجب :۔ دے گئے ماسے پٹ

— پھر میرا یوں پڑھا ہے :۔ ملک بھی جیتا ہے :۔ راجب کی

• ط :۔ رضی ہیں اس سے بھی بہتر :۔ دو ہجرت :۔ بھی = بھی

• ط :۔ دوسرے نہیں و آج دینو ہیں انھوں سے

— :۔ دوسرے نہیں تو دینو ہی انھوں !

• :۔ یہ جو :۔ جو :۔ سنی ہو :۔ بس ہی عطف نہ مگانی

— مہر غریبوں کو کوڑوڑ کر کے :۔ جام جو دے پڑھنا ہوگا :۔ جام اور

• (دہلی) :۔ کس توقع پر :۔ دور کھستہ سہ پہرے

— :۔ دوسرے میں نہ :۔ مہر غریبوں :۔ حال قشوع :۔ کوڑوڑ کر :۔ پھر مہر غریب

واقعہ یوں ہے :۔ تو ہی کہ :۔ کس توقع پر

• :۔ نہ تو کچھ ہو کر :۔ (ترے ہی یہ کہہ کر) :۔ نہ تو یہی جہاں میں :۔ وہ کوڑوڑ کر

— :۔ تو کچھ :۔ کچھ تو

• :۔ دل میں :۔ ہمارے :۔ جو :۔ دیکھو منہ پر :۔ ہمارے

— :۔ ہمارے :۔ ہمارے :۔ ہمارے :۔ ہمارے :۔ ہمارے

• :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی

• :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی

— :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی

• :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی

• :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی

— :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی :۔ کس کی

ہے اور تو کی پاج میں جو بڑھائیے یہ 'لو' اور ہم کے پاج میں 'پھر'۔  
 — اس معرط سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ مرتبہ 'ادھر' کا استعمال جلتے ہیں جو کہیں 'ادھر' لکھ کر دہرایا جاتا ہے کہیں 'ادھر'۔

• ذیل میں جو مرض ہے وہ کسی میں طبیعت چارہ ہی جس کا مرتبہ وہ آثار کوئی ہے۔  
 — مرض ہے = مرض (یعنی ہے)۔

• فہرست میں میری (یعنی) دہوت سراپا ہے۔ یہ بھی کہہ تو میرے (مرض) یہ کوئی ہے (مرض)۔  
 — دہوت سراپا، اول، موردوں میں — معرط نامی میں 'تو کی جگہ' تو نے، پڑھنے سے، موردیت ختم ہو جاتی ہے۔ موردیت اس میں اس کے جگہ کے۔

• طے لگے کس کو یہاں، تو تو میں جو ہیں (مرض) — یہاں یہاں پر

• سکتے لے فہرست یہ وقت ہے کو مدت

— کو مدت در میں کو مدت — کڑھب، ہے

• ی بڑے دہوتراپ کہ دہوتی جت جی ایک ایک دہوتراپ کو ہر شہر میں جی رہتا

— معرط توں میں بہت کو مدت بڑا چاہے۔ دہوتراپ نامی میں 'عر' کے بعد

میں اضافہ کیا جائے۔

• مدت میں اس کا دہوتراپ ہی ہے۔ یہاں یہاں دہوتراپ میں جی رہتا (مرض)

— پچھلے معرط میں اب دہوتراپ کے یہ معرطان رانیت جیسے استد سے یہ پکا۔ جن معرط

سبب ہے کہ دوسرے معرط میں پھر اسی مفہوم کے لئے اب دوبارہ لائے۔ دوسرے معرط کا اب معرط کو، جو بعد بھی بنا رہا ہے۔ دہوتراپ میں اب ہے۔

• طے کہیں لکھی جی۔ دہوتراپ میں جیسے جی ہے (مرض)

— مرتبہ نے معرط کے آخر میں ایک دہوتراپ میں دہوتراپ کو دہوتراپ کو دہوتراپ

• سنو آکسواک کے ہر آدم میں جی رہتا جی دہوتراپ کے ہر آدم میں جی رہتا

— قاضیہ دہوتراپ واضح ہیں۔ ان کی دہوتراپ میں پچھلے معرط میں دہوتراپ

پچھلے جلتے، معرط بھی موردوں جو جلتے۔



- وہ من گئے گرے ہر منہ کو سب برب ویتوح تنہا کھینچے گا ہے (۱۳۱)
- مہرِ مانی میں 'توح' در ستم کے پیر میں پستہ — در ہوگا
- میں کو بننے کی ہے تعقیر بہت خود ہر گھڑی تجھ سے میر جس (۱۳۲)
- مہرِ یوں پڑھا جائے میں دُشمنی سے فقہ بہت (۱۳۳) (میں کو ہے = کوئی)
- تاج — یہ عقد بہت تک ہر شبیدی سے (۱۳۴) — غرض بہت = غرض بہت
- شخص یہ ہے کہ — کہ دور نہ کوئی ابھی اس کا سبب دیدہ تریو چھے ہر (۱۳۵)
- دیدہ سے نہیں سے 'شعبہ' جائے، کن اور عطائیوں میں ہر دور
- دل میں یہ نہ ہر وقت ہو کہ کو کراہی وہ آیا ہوتا ہر آج میں تو جس کو چاہے (۱۳۶)
- یہ مہرِ مانی، حال، مورد ہے
- یہ ہو آہ کوئی — سبب میں — مطلق، و زشتی کہ مہرِ مانی (۱۳۷)
- 'ہو گویا' 'مرد سے' 'شعبہ'، 'یوہاں'
- کب — سبب یہ ہوں سک کہ سے ہی ہے (۱۳۸) — کہ = کب
- ی کے، 'مہر' 'س' 'مرد' 'تعدن' تو میں موی سے ایسی خستہ حالی (۱۳۹)
- مہرِ مانی میں 'ای' سے نہیں میں 'بڑھا' جائے
- 'مہر' کوئی جائے سبب ہر چہ سے — یہ 'موی' میں دھو موی جاتی تری (۱۴۰) (۱۴۱)
- مہرِ مانی میں 'ہوں' کا 'مذکر' 'مہر' 'مورد' کر دیا گئے ہے
- دل میں تو اور جان میں کو ہے — وہم میں تو در کہ میں کو ہے
- مہرِ مانی میں 'اور' کا 'مذکر' 'موی' سے کہ ہے 'شعبہ' کو، 'مورد' کر دیا
- 'م' اپنے 'استوں' کو 'موش' 'میتوں' سے (۱۴۲) — کچھو = کچھو
- پس جیسا اپنے یار آتا ہے — دل کو ایک بہت در آتا ہے (۱۴۳)
- بہت = بہت
- کی ہے — مہرِ مانی سے کی کی — موش 'مورد' سے (۱۴۴)
- گئی = گئی



۵۰ بہت حسد بہا بہت دھڑب لے نغمین

— حسد بہاں کو کوئی ترکیب ہی نہیں بتی درخشاں کے چرندہاں — ۵۰  
 کہ یہ یہاں کو 'بہا' پڑھا جائے۔

• ملک دوں ہے جازد فغب کا کیجیے یہ گرب یہے گا (۱۲)

— کیجیے یا 'ب' = کیجیے کب یہ ۶

• مع تکت اسنے دور جو منہ پر سے کل نقاب کھڑے (۱۳)

• چھے غار کے (اب اور دیکھو ہم مدشر کسی گہرے گہرے میں مست بہ سرت کر ۱۴

— یہاں معرث کی احوال ناموزوں ہے۔

• خابریاں اسرں، بیجیوں اور ڈاکو کرنا اپنے جہاں کلک کر کے کوہ سرد سہرے نور ۱۵

— معرث مثال ناموزوں ہے۔

• بے اب کوئے رہاں دغب بہا کر چھے یہاں میں ہوئے معصداں تقریر ہو پد ۱۶

— دوسرا معرث کی احوال نہیں بھی جڑ۔ نوزوں بھی 'صدا' کا لفظ کیا ہو سکتا ہے

— ایسے معرث کے لفظ 'بے زبوں' سے ملتا ہے 'صدا' تقریر کو 'صدا' حریر بڑھا دیا۔

• کوچہ کو اس کے دیکھ کے گنتہ کر خدیووں دو چھوٹے بوئیں سے میں بہ ۱۷

— معرث ناموزوں، نوزوں بھی سے درمیں لگی۔

• ملا میں دیوے کو دستور آئی سے دیکھ کر یہاں ۱۸

— جی 'کا' اصد مذکور کی ہی حوت سے کر جس سے شرع، عورتوں کو یہ ہے

• دہا جو رہا ہی مدعرون کے کبر کا حرح یہ میری یہ میری مار حوب کی خیر کی حوت ۱۹

— گہرے گہرے — معرث ناموزوں کی خیر = کا معر

• جاگد سے حرکت دہاں و سب سے میں کچھ جوئے ہوئے کو بھی دہا ۲۰

— پہلا معرث ناموزوں ہے۔

• بھدا آپ کو میں جس سے ل کر میں ہم بھی کس کو کبر یہ میری دہا ۲۱

— دوسرا معرث : نہیں دہا = نہیں ہے یہ ۲۲





- ط۔ آج اس کو دراز میں لی آس کا حوں کریں (۱۶۵)۔ لاکھ اس کے
  - ع۔ میں نہیں دیکھتا کہ جو عورت یہ بھی جاؤں (۱۶۶)
  - کاغذ کے بعد کہ جب کاغذ دے جس سے مدعا ناموزوں ہو گیا ہے۔
  - فیتہ جگے میرے، لوں سے پر آء۔ ریشمی تخت رہی سولہ عشق میں لکھا۔
  - دوسرے مدعا قوی جو رد ڈیوئے، کھوتے ہیں اس سے اس طرح کا فائدہ ہونے
  - ہی کچھ جاتا ہے۔ اب مہر مایوں رہے۔ روئے بخت یہ سوتے عشق میں،
  - ط۔ ست حال دوگوں نے جان کس و سہ ہیں (۱۶۷)
  - سدا یہ حقہ کرم و دروہی بہ شایوں پڑھتا ہوں گا۔ ع۔ ست یہ ہوں
- مال کس ہشتا نہیں،

- ط۔ دہشت خدا کو بھی تو در ہیجات ہیں
  - تو اپنی طرف سے صاف کر کے مہر کا کو، دوروں مایا کی ہے۔
  - ط۔ کجا سیر ہشتا کا دن کس طرح ہے چاک چاک (۱۶۸)
  - محبت نہ کسی میں رہے۔ سدا یہ جو ہے جس کی مدد عشق، دسوں ہر گز
  - ع۔ عیب ہے تو، غلبہ کر دے۔
  - عروم سے اس تک مہر ہے جس سے سخن و دروہا سے (۱۶۹)
- مکش ہے۔

- دہلی توں کہ آہ میں میری آہ۔ سو۔ تر و بوکہ او وہا ہے رجمہ رشتہ
- ہے مہر میں کہ سے قبل ایک عہد ہے۔ مہر میں دوسرے مہر میں فائدہ
- دوروں کے حوائی تر، گھر، عاٹ ہے۔ یہاں تک ہو سکتا ہے، جس سے تر سنو
- دیں کا اس کے خدا و عہد سے رغب۔ دوست رکھتا ہے محبت ایک دس آرام کو (۱۷۰)
- یہ مہر میں رغب کے بعد کہ عہد میں تاکہ مہر عہدوں ہو سکے۔
- کہ بارے میں عہد عہد تخلص کو۔ مای سے کجاں جو رہے۔ یہ مہر میں ہو سکتا ہے
- مہر اولانی الحال، روزوں ہے۔ مہر سے مہر کے آہ میں یا د و صبح نہ کر رہا



• جھمکی کہتے نہیں وہ اسے دتس آؤ کہ افسوں پر چاٹوئے نہ اسے کس بکس

• جان دیکھو میرا اسے رغبہ کچھو وہاں دیا کچھو تو اسے ۱۶

— دیکھو راصل اسے بٹھیو ہے — زکھو دیکھو

• جھمکے ہاتھ وہ سنی رہا ہاتھ میں سارے ہون بھی کس دوسرے ہاتھ میں رہا

— پیچھے ہٹا کے تو تیرے ہاتھ سے ٹکرا کر ہٹ گیا

• اگر عزیمت دکھاؤ سب کی دیکھو کونسی ہے — دیکھو جس میں اس نے ہوتا رہا

— مہربان اول میں ترقی کے روپ ایک جھمکے مشنوک میں جس سے طرح موزوں ہوگا

ہے عساکر فوری مطلق تشبیہ کے یہ یہ ہندو سہا ہے

• انگریزوں کی بیٹی سو سو ہزار تھی — سنی بیٹی

— مہربان اول ناموزوں ہے۔

• دیکھو جی سنی ہے کہ اسے — موزوں ہی ہے کہ اسے

— بغلی کو تو اسے فوری مہربان ہے اور جس کی سنی ہے وہاں

اول موزوں ہوجا ہے۔

• ایک سنی ہے یہ جو اسے — موزوں

— یہ مہربان ہے اسے — موزوں

• سنو اسے گئے گھر پہنچا ہے یہ موزوں — اسے گئے گھر پہنچا ہے یہ موزوں

• جھمکے ہاتھوں کو دیکھو کہ عجب ہے — رشتہ دار مہربان ہے

• مہربانوں کو دیکھو کہ عجب ہے — مہربانوں کو دیکھو کہ عجب ہے

• یکے سوئے ہیں سناؤ کہ یہ مہربان ہے — یہی مہربان ہے

— مہربانوں کو دیکھو کہ عجب ہے — مہربانوں کو دیکھو کہ عجب ہے

• مہربانوں کو دیکھو کہ عجب ہے — مہربانوں کو دیکھو کہ عجب ہے

• مہربانوں کو دیکھو کہ عجب ہے — مہربانوں کو دیکھو کہ عجب ہے

• مہربانوں کو دیکھو کہ عجب ہے — مہربانوں کو دیکھو کہ عجب ہے

• مہربانوں کو دیکھو کہ عجب ہے — مہربانوں کو دیکھو کہ عجب ہے



## دیوانِ کرکن صاین : مرتضیٰ پر دوسرے سیرِ ایستہ ۱

بر دوسرے سیرِ مسن نے حافظ کے ایک مجموعہ خیر کرکن صاین ہر دی کا دیوں مرتب کیا ہے۔ حافظ کی ہمت اور اندام کے خلاف سے قفس کے نون کی رات ایک سم دی صدف ہے جس کی ابروں سر دیکھ دو فارسی ہستیاں کرے دے دوسرے کونوں میں پذیرائی ہوئی ہو رہے۔

میں کی تانت ہے، ایک مینا دو دہ میں تو ایک صاف ہو ہی سہاوی میں مر رہی ہے ایک کیس ہے اور آٹھ دس سرد درے دے گئے تانے بکھڑے ہیں۔

بند کھلیے: اگر دورِ رخِ بسیمِ روزِ سدرت دورِ رخِ سدرِ عمر تو دورِ عمر ہم  
کارِ کارِ حدیث در گاہ تو آجی کو دم کہ نہ در دست

مدحِ حرکت: دینِ ترغبت و بجران نہ می زمینِ حر و دہنِ در مان - می  
مخوہی کہ می بر سر بہ میری درخ دروں - می  
مئی برینِ این مجلسِ نوسی غلبی - بی بستان - می  
نکس رحمت کہ ہرگز گو بر کس - بی دریا بی بیات - می

قطعہ: مسازانِ نقائے بے کادوں بڑے ہے حق زبے۔  
کرتِ نعاہ و در جوابِ گاہِ بچہ سبقت در بفرود در شش گاہِ حقیقت  
دانِ حالِ کہ آرا و حالِ بکِ حقیقت حاکمِ تیر و در باکِ سبقت  
مسافرِ بخارِ حقیقتِ رویِ مقام دور و سرِ آریہ مگر خوب و حقیقت  
نقیہ کا کہ کر۔۔۔ نقیہاں بچہ، ریتِ پای او بکس جہاں بچہ در خوب و حقیقت و سدر

دہشی جو - ب کے س قسم کے بنے ہوئے ہیں

"ایرِ مہرِ سیاہ و مہرِ سن و سہرِ ست، میں علی سہر -۔۔۔ دوسو -۔۔۔ میں سہرِ شہد  
"بجا کھری زنگیتِ افروز" تاکہ در سبج "میں مت صحر در سب صحر علی شہد" و  
دوسو بھی بن مہرِ معلوم شد مطابق سویت، بعد گودیہ









کے درمیان رکھا ہے۔ اس کا ثبوت ان پانچ ناموں سے متا ہے جو مہر دار عنوان کے تحت مذکور ہوئے  
یعنی: رکن الدین علاء الدین عثمانی - رکن الدین صابن قاضی رکن الدین صابن قاضی تیمس لڑین  
صابن محمود قاضی سمدانی - قاضی صابن الدین صابن رکن الدین صابن - ان میں پہلے رکن الدین صابن  
تیمس میں ہیں دوسرے اور تیسرے میں بھی ہیں۔ تیمس بھی جوئے میں ہے۔ تیمس میں  
ہم انہیں پانچویں نمبر میں زمرہ میں رکھے ہیں۔ مگر قاضی رکن الدین صابن کا ایک حصہ ہے  
(۱۰) اس سبب ہم نام۔ تیمس میں پانچوں کا نام۔ اس طرح یہ ہے: رکن الدین علاء الدین

سمدانی م ۲۰۳۰ - رکن الدین صابن قاضی م ۲۰۳۰ - رکن الدین صابن قاضی م ۲۰۳۰ - رکن الدین صابن قاضی م ۲۰۳۰ - رکن الدین صابن قاضی م ۲۰۳۰  
تیمس لڑین صابن قاضی سمدانی م ۲۰۳۰ - رکن الدین صابن قاضی سمدانی م ۲۰۳۰ - رکن الدین صابن قاضی سمدانی م ۲۰۳۰ - رکن الدین صابن قاضی سمدانی م ۲۰۳۰ - رکن الدین صابن قاضی سمدانی م ۲۰۳۰  
رکن الدین صابن قاضی سمدانی م ۲۰۳۰ - رکن الدین صابن قاضی سمدانی م ۲۰۳۰ - رکن الدین صابن قاضی سمدانی م ۲۰۳۰ - رکن الدین صابن قاضی سمدانی م ۲۰۳۰ - رکن الدین صابن قاضی سمدانی م ۲۰۳۰  
فریاد غفلت کے ساتھ یہاں کرنا دوسری رکن - یہاں دوسری رکن اور یہاں اس رکن کا نام  
صابن کا جو غفلت دیا دوسری رکن کے ساتھ ہے۔ یہاں دوسری رکن اور یہاں اس رکن کا نام

(۸) رکن صابن کی تاریخ و دست ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰  
لکھا گیا ہے۔ یہ رکن صابن کی تاریخ و دست ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰  
صابن کی تاریخ و دست مٹی ہے۔ اس کے بعد مصنف راجہ ۲۰۳۰ کی تاریخ و دست ۲۰۳۰ کے ایک صابن کی  
تاریخ و دست ۲۰۳۰ کی ہے۔ دوسری صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰  
۲۰۳۰ کی ہے (جو بعد میں صابن کی تاریخ و دست ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰  
۲۰۳۰ کے ایک صابن کی تاریخ و دست ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰

(۹) رکن صابن کی تاریخ و دست ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰  
رکن صابن کی تاریخ و دست ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰  
رکن صابن کی تاریخ و دست ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰  
رکن صابن کی تاریخ و دست ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰  
رکن صابن کی تاریخ و دست ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰  
رکن صابن کی تاریخ و دست ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰

(۱۰) رکن صابن کی تاریخ و دست ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰  
رکن صابن کی تاریخ و دست ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰  
رکن صابن کی تاریخ و دست ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰  
رکن صابن کی تاریخ و دست ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰ - رکن صابن کی ۲۰۳۰

میں برکات کریم : نے قیاطاب ملک کو ہر ایک صلیب سے متوجہ کر دیا ہر جگہ کا پتہ بتاتے ہوئے ان افراد سے  
 ہونے والے یوپی کی خدمت کا نقل سے اصل کا مفہوم کیا تو اگرچہ صرف تین سطری عبارت ہے لیکن  
 اس میں دو مکمل سے الحروف دیئے گئے ہیں۔

رجسٹر دشت رمل : ہر قیام و دشت رمل۔

سری کریمہ دشت رمل : ہر قیام و دشت رمل۔

(۱۱) ایک نامہ کے مصنف کا نام ابرو لکھا ہے رمل : صحیح نام ابرو ہے ان کی کتاب چھپ گئی  
 ہے جو کہ ان دنوں ان کے ہاتھوں میں ہے رمل : صحیح نام ابرو ہے ان کی کتاب چھپ گئی  
 کے شہداء کے بعض سے کسی سے الباس ہو۔

(۱۲) ایک اور نامہ جو میر تقی میر نے لکھا ہے رمل : صحیح نام ابرو ہے ان کی کتاب چھپ گئی  
 ہے جو کہ ان دنوں ان کے ہاتھوں میں ہے رمل : صحیح نام ابرو ہے ان کی کتاب چھپ گئی

(۱۳) ایک نامہ : نام : کی شہداء کے بعض سے کسی سے الباس ہو۔  
 (۱۴) ایک نامہ : نام : کی شہداء کے بعض سے کسی سے الباس ہو۔

(۱۵) ایک نامہ : نام : کی شہداء کے بعض سے کسی سے الباس ہو۔  
 (۱۶) ایک نامہ : نام : کی شہداء کے بعض سے کسی سے الباس ہو۔

(۱۷) ایک نامہ : نام : کی شہداء کے بعض سے کسی سے الباس ہو۔  
 (۱۸) ایک نامہ : نام : کی شہداء کے بعض سے کسی سے الباس ہو۔

(۱۹) ایک نامہ : نام : کی شہداء کے بعض سے کسی سے الباس ہو۔  
 (۲۰) ایک نامہ : نام : کی شہداء کے بعض سے کسی سے الباس ہو۔

(۲۱) ایک نامہ : نام : کی شہداء کے بعض سے کسی سے الباس ہو۔  
 (۲۲) ایک نامہ : نام : کی شہداء کے بعض سے کسی سے الباس ہو۔



(۲۷) جو قوت طاقت مدد پر مبنی برقیں در سرج قوی خوردند ام غرض

— بعد از متاوجود صورت میں مورد ہے۔ نقل کرتے وقت مت کے تردد کا اثر چھوڑ دیا۔ سرج بڑھے تو مسرے بوزوں کو جائے گا۔

(۲۸) مندر دما شفر مست<sup>۲۵۳</sup> پر بھی نقل ہوئے در اس بار سرج کی بد کا مورے

پہ لکھتے ہیں۔ اس کے مسرے کا آغوش عطا فم کے کائے علم بخا شفر

(۲۹) کے کر حایت از کما عدلیست طلب کزت مان و طرب مع حطام

— جیسے مسرے اور سر عطا ملی سے گزرتے کائے اگر لکھ دیا ہے۔

— "حایت" بھی مسرے کو مورد سار ہے یا تو حایت کے عدم مت کے

کوئی عطا چھوڑ دیا ہے یا "کے" کے بعد۔ یہ بھی امکان ہے کہ کات کے جب حالت ہو۔

(۳۰) در این کا کما دونوں میں جو مرت کے بھی رہتے رہتے رہتے معی ٹھیک ہیں

بچتے ہیں یا عطا سے در میں موت تو اس کے ساتھ کد لکھ دینے میں یہ عطا مت

میں اس میں عطا کے تو اس سے عطا ایک معنی پیدا ہو جائے گا اور عطا بھی ہوگی۔

(۳۱) مندر دما شفر مست<sup>۲۵۳</sup> پر بھی نقل ہوئے در اس بار سرج کی بد کا مورے

— بعد از متاوجود صورت میں مورد ہے۔ نقل کرتے وقت مت کے تردد کا اثر چھوڑ دیا۔ سرج بڑھے تو مسرے بوزوں کو جائے گا۔

جو جائے گا۔ "کے" کے بعد۔ یہ بھی امکان ہے کہ کات کے جب حالت ہو۔

(۳۲) در این کا کما دونوں میں جو مرت کے بھی رہتے رہتے رہتے معی ٹھیک ہیں

بچتے ہیں یا عطا سے در میں موت تو اس کے ساتھ کد لکھ دینے میں یہ عطا مت

میں اس میں عطا کے تو اس سے عطا ایک معنی پیدا ہو جائے گا اور عطا بھی ہوگی۔

(۳۲) قسم ریحی کو شک و محش ۵۱ رور دیکھد ر حمار ۳۳  
 — برسی کے آس پاس پہلا معرہ، موردوں ہے لیکن سریر کوئی کد، قسم ۱۷ اشارہ  
 لے کر اس ۱۷ ر میں کیا ہے۔

(۳۳) د م ستم دردد عاشق، رزوی می جویم ۲۷  
 "خودہ مورد میں پہلا معرہ" — ہے عاشق کے بعد، دیکھ  
 موں کے

(۳۴) بد میں کے لکھے میں یک نیست کو محوہ ہیں رکھا کیا شد جا رہا بد میں جس طرح  
 بد دوستی لکھنے میں یعنی ۴، در جس ۵ ج، بران لکھنے میں ۱۲، یہ دونوں طریقے ایک ہی  
 صورت میں رت لے لکھ میں یعنی ۴ تربیت فی یز ۲۲ لکھا ہے سطر ۱۶ میں ۲۲ لکھا  
 ہے در سطر ۲۰ میں ۱۴۱۔ اس طرح کی مثالیں، اس ترتیب میں عا کجاڑ جائیں گی۔

(۳۵) کریم چوگل رزیم توہم بر رست مسکت آخو نہی دست خام چو جا  
 — رقبہ سے پہلے معرہ میں کر کے بد جز — ایک لفظ زیادہ لکھ دیا ہے  
 مں سے معرہ، موردوں ہو گیا ہے۔

(۳۶) شاعری راگری صفت کوئی سہر رسیام کماں دکد شتم بہ سر ۲۹  
 — پہلے معرہ میں رقبہ سے لا دہر کر ۲۰ یہ ۵۱ سے، اما ذکر کے بعد کو  
 موردوں بنا دیا ہے۔

(۳۷) گر توہم میں قوی آد شیر کہ ر تاہلر بن بہ سہء قوم چو ابوری منشا  
 — پہلے معرہ میں، سے قبل مائی، حیدر علی سے قوی لفظ، کیا جس سے  
 معرہ، موردوں ہو گیا، لا دہر کیا، مں، ہو۔

(۳۸) قصیدہ سر ۱۰۱، یلر حب ۵، قلی کی نور جگہ قصیدہ سر ۱ نظر ہے  
 یہ سیم مں۔

(۳۹) قوں صاحب عرماں کو ترک ہو خطہ یار بابا قس کر زدن دجان یار تو انہ ۴









کرنا کہ دور قمر کی ودایت ساسے لانا ہے کوئی عجیب بات ہیں۔

(۵۵) رست کو نشان تو آدھ پر رہا۔ رقی جہاں تھا، تو ار حاکم در آمد ص ۲۴

— سحر مد بخش میں اس کی قرأت میں عرج ہے۔

"دست گزشتان تو تا مکر رزند" راجی جہاں دور تو ار حاکم در کند

یہ قرأت قابل قبول رہو تو بھی تمددین کے اصول کے تحت میں ۴۲۰ ہجری تھا۔ موع

قں میں تا اور با کافرق اور مدد ممانی میں مدد حق میں جہاں کے بعد دور سے

(۵۶) ار سادہ دلی گلی زہر خوراک شامہ دوزی پیری رگس در بدر رعد ص ۲۴

— لف کا اضافہ کر کے مرتب نے جواں خواہ مصراع قن کو مایہ زب باریہ ص ۲۴

متل ہے۔ یہی نسخہ میں اگر میں طرح لکھا تو ملا ہو تو بھی اسے سحر مصنف

میں سحر ۲۴ تب ہی لکھا تھا اور تصحیح کر رہا تھی۔

(۵۸) زما روی کار صحت خط تو می رسید اگر پور تک شکر ص ۲۵

— بہا مصراع نامور دے۔ اس کی حاکم کر اس میں کوئی عطف کاتب ہے۔

لیکھے مرتب ہے کوئی۔ ستارہ میں کیا اب عطف انداز کی جاہ خط ہی ہوتا ہے۔

(۵۹) تاید کر دگر با سیمان جمد تک چون در کف نصف در عدد در آمد ص ۲۵

— دونوں مصرعے موجود صورت میں یا پہل میں یا، موردن۔ صحیح ذہن

اسو مد عشق کے بموجب یوں ہوئے۔

"تاید کر دگر با سیمان جمد تک چون در کف نصف در عدد در آمد"

(۶۰) عا راسقی دولت بیدار ستاند ص ۲۵

— سبق میں نشانیہ کا عطف استعمال کاتب کی عیب صوبہ لیا حاکم ہے۔



نے تھے، جس سے ملت بھی موزوں ہو جاتا۔

۱۶۱۔ حادہ صمدیاس قوبر بند درخت کا ریس ضرر بھل جاتا ہے۔ ۲۴۔  
 — تہہ کھ کر دوسرے سطح کو مامور دن مادی گیب۔ جہاں سے پہلے صفر  
 در درخت فدا کر میں ابر بندہ موجود ہے تو ایک تارہ سے کڑی تار کے ساتھ  
 سے لکھا جائے۔ درمیان ہی ہے یعنی کت بند۔

۹۹۔ تو میں ریح ریبا کی بری روایتوں کا عرصہ دیدہ عشاق تیرا رہا ہوں۔ ہمارا حال  
— تو نہ اپنی طرف سے اصرار کر کے جس کا کوئی ٹھکانہ بھی نہیں تھا نہ کلام اور نہ

۱۔ ختم مری کہ انکے رخصت ہو کر دیکنڈر جا رہے ہیں۔  
 ۲۔ بچہ رخصت ہو کر دیکنڈر جا رہے ہیں۔  
 ۳۔ ختم مری کہ انکے رخصت ہو کر دیکنڈر جا رہے ہیں۔  
 ۴۔ ختم مری کہ انکے رخصت ہو کر دیکنڈر جا رہے ہیں۔  
 ۵۔ ختم مری کہ انکے رخصت ہو کر دیکنڈر جا رہے ہیں۔  
 ۶۔ ختم مری کہ انکے رخصت ہو کر دیکنڈر جا رہے ہیں۔  
 ۷۔ ختم مری کہ انکے رخصت ہو کر دیکنڈر جا رہے ہیں۔  
 ۸۔ ختم مری کہ انکے رخصت ہو کر دیکنڈر جا رہے ہیں۔  
 ۹۔ ختم مری کہ انکے رخصت ہو کر دیکنڈر جا رہے ہیں۔  
 ۱۰۔ ختم مری کہ انکے رخصت ہو کر دیکنڈر جا رہے ہیں۔

— یہ کتاب میں آمد و آمد کے بارے میں جو سطور تحریر ہیں وہ ہیں —  
 یہ کتاب بھی چاہیے تھا۔

۱۔ حق تعالیٰ تو بھی دیدار و اشک و غم و غصہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔  
 ۲۔ حق تعالیٰ تو بھی غم و غصہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔  
 ۳۔ حق تعالیٰ تو بھی غم و غصہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔  
 ۴۔ حق تعالیٰ تو بھی غم و غصہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔  
 ۵۔ حق تعالیٰ تو بھی غم و غصہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔  
 ۶۔ حق تعالیٰ تو بھی غم و غصہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔  
 ۷۔ حق تعالیٰ تو بھی غم و غصہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔  
 ۸۔ حق تعالیٰ تو بھی غم و غصہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔  
 ۹۔ حق تعالیٰ تو بھی غم و غصہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔  
 ۱۰۔ حق تعالیٰ تو بھی غم و غصہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔







(۹۰) رَوزِ دَیْمِ خِدْمَتِ دَعَرِ تُو دِیْنِ مَقْرُوسِ زَکَّارِ نَاکِ نَقْرَہِ قَاتِلِ مَے

— بِرَکِ جَکَرِ تَرِ کَکَرِ مَرْتَبِ نَے پَہلے مَعرَعِ کُو مَوِزِ دُوں کُرنِیا ہِے۔

(۹۱) چَرِ نَوِ مِہِستِ بَیوَلایِ لَظْمِ رَاہِ بَاعِثِ بِرَاکِ بَا شَدِ مَعرَعِ عَوْرَتِ اَظْهَالِ رَہِ

— تُو نَے مَعرَعِ کُو مَوِزِ دُوں کُرنِیا ہِے، اِے رَا پَرِ صَا جَا نَے، اِسی مَعرَعِ مِیْنِ لَظْمِ

کِی مَرْتَبِ لَے عَظَامِ مِیْنِ تَہِجِ مَی کی ہِے۔ بَہرِ مَی اِہنِیْنِ اِندَرِ ہنِیْنِ ہُو اُکُ رَاہِ مِیْنِ مَی کُوئی مَکُہِے۔

(۹۲) خَدا یَکَا، بَا تَکَا اَزِ تَرِ دُوسِ بَا کُہَرِ اَنْ جَدِثِ مِی رَسَدِ اَظْهَالِ مَے

— بَا تَکَا، کُو بَا تَکَا، پَرِ صَا جَا نَے۔

(۹۳) اَزِ مَرِثِ شَہِیْرِ تُو بَا شَدِ کُہَرِ اَنْ رُوزِ کُردِ جَلِشِ حَا سَدِ جَاہِ مَسی دَہِ رَہِ

— مَہَا مِی مَوَاہِ تَنانِ اُورِ مَہَا لَے کَا تَنانِ دَے کُہَرِ مَاتِہِ مِی کُھَا ہِے مَہِیْمِشِ دَرِ سَے

مَعلومِ نِیستِ۔ لَیکنِ یَرِ خِیَالِ ہِیْنِ کُزَا کُہَرِ حَا سَدِ اُورِ جَاہِ لَے دَرِ مِیَاںِ اِیکِ لَظْمِ رَہِ کُیا۔

(۹۴) سَہَرِ قَدَمِ آدِ اُورِ دُورِ جُودِ تُو مَی کُردِ زَہَرِ مَاسِ مِی دِی کُی رَا مَے

— شَرِ نَوِ جُودِ عَوْرَتِ مِی مَوِزِ دُوں مَی ہِے ہِے مَی مَی۔

(۹۵) دُولتِ دَعَرِ تُو بَرِ خُشِ اَفْرَدِ بَا کُہِی عَشرِ تَمِ رِ دُولتِ تُو مَنتَظَرِ اِستِ مَے

— آدِ کُو بَا دَا مَکُ چَا ہِے مَہَا، مَوْجُودِ عَوْرَتِ مِی مَعرَعِ مَوِزِ دُوں ہِے

(۹۶) بَا مَی صَوْبَرِ گُری دَہَرِ تَدِثِ لَظْمِ تَاکِ کُہِ حَدِ صَوْبَرِ سَے مَے

— پَہلے مَعرَعِ مَوِزِ دُوں ہِے، اُورِ بَا لَای کِی یَرِ مَہْمَزِ دِیْنَا دَرِ سَے ہِے لَظْمِ

یَرِ ہِے کُہِ مَرْتَبِ نَے 'لَظْمِ' مِی 'مَہَا' کِی تَہِجِ مَی کی ہِے اُورِ مَرِ تَاکِ ہِے کُہِ ہِندِ ستانی

طَرِیقَہِ کَا سَہِ اِیرَانِی اَٹَا یَرِ دِی مِی 'مَہَا' لَظْمِ ہِے۔

(۹۷) یُو رُوزِ مِیْنِ خَیْمِ مَیْرِ قَوِیْدِ اِستِ ہِزَنْ دَقِیقَہِ کُزَا تَابِ پِہَا مَے

— 'زَا تَابِ' دَرِ اَصْلِ 'اَرَا تَابِ' پَرِ مَے کَا جَہِی مَوِزِ دُوں مَے کَا۔ اِے

اَتَبِ کِی ظَلَمِ کُجِ جَا سَکتَا ہِے۔

(۹۵) شاہ چنگ، رُخون، ہی در تہاں، شدہ شدہ

— تہاں کی میں کا لفظ تہاں سے یہ بات نہ ملتی تھی جا سکتی ہے

شاہ چنگیت تہاں رُخون، تہاں

— تہاں کو تہاں میں تہاں ہی کی ملتی تھی جا سکتی

۱۰۱۔ تہاں میں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

— پہلے تہاں میں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

بنادیا ہے۔

۱۰۲۔ میان تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

— پہلے تہاں میں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

(۱۰۳) تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

— تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

(۱۰۴) تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

— تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

(۱۰۵) تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

— تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

(۱۰۶) تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

— تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

۱۰۷۔ تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

— تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

اور تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں



(۱۰۸) ارتقاء میں یہ ذکر ہر آرتھریس پر چھوٹا خون قورہ تو دیکھدے گا  
 — یا رزیدر تھیں سے یہ خالی ہو گیا ہوگا۔

(۹) مدد کا وہ سبب ہے کہ تھوڑا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

— دور ہونے کے نتیجے میں این آرتھریس سے منہ نہ موروں ہو گیا۔

(۱۱۰) سہلے مدد تو کار میں چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا  
 — بچے مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

(۱۱۱) جو کچھ دیکھو وہاں ہوا میں آرتھریس سے دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

— بچے مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا  
 — کھڑے مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

— یہ کھڑے مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

(۱۱۲) ہرگز مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

— یہ کھڑے مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔  
 — یہ کھڑے مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

(۱۱۳) چھوٹے مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

— کھڑے مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

(۱۱۴) چھوٹے مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

— یہ کھڑے مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

— یہ کھڑے مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

— یہ کھڑے مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

— یہ کھڑے مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

— یہ کھڑے مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

— یہ کھڑے مدد کے چھوٹے سہلے مدد سے چھوٹا سا دھڑکا ہوا دور سے دیکھدے گا۔

(۱۱۶) تاوردار زمان نمری جشید محل کر۔۔۔ رگزش قامت گردون بنجید ص ۳۲

— معرعات اول ناموزوں ہے جس تک، اولین دو لفظوں کو ٹھیک نہ کیا جائے۔ اندازہ  
ہے کہ یہ بات تو دور دادار میں یا دادور دور۔

(۱۱۷) نامریکوی تو برنار لغت عنوان حرر اقبال کو مبارزوی و التلوید ص ۱۳

— مرتب نے معرعات اول کے پہلے لفظ، نامریکوی، کو نامرتب سے معرعات ناموزوں کر دیا۔

(۱۱۸) دولت مرید ملکیت باقی یافت ہر کہ بود و جہان خاک رہ او بگزید ص ۱۳۳

— مرید کو مریدی پر مرتب ہونے بھی معرعات ناموزوں ہو گا اور خود، اسی معرعات میں

آئی اس حرف اشارہ کر رہے کہ اس کے مقابلہ پر مریدی آنا چاہئے۔

(۱۱۹) بود نیز دھیمہ نیز، آسانی ہر آن دقیقہ آئی کہ ہر آساں شود دشوار ص ۱۳۵

— ”دقیقہ“ کے لفظ، اسی خود مرتب کا اضافہ ہے (شاید کاتب کی بیرونی میں، تاکہ

معرعات ناموزوں ہو جائے۔ مرتب نے اس معرعات میں ایک تصحیح بھی غلط نامہ میں درج کی ہے کہ  
کہ ہر آن کسی نسو میں مرتب چھو گیا جو اسے ہر آن بڑھا جائے۔

(۱۲۰) حیا جو ریح مرید بہت عام مراد ص ۱۳۶

— یہ بہت صحیح اور بہت بہت نکلا جائے گا بھی معرعات ناموزوں ہو گا۔ بے کاتب

کی غلطی قرار دیا جاسکتا ہے۔

(۱۲۱) مرتب کا ایک نوٹ ہے۔

”بیت آخری میں فقیدہ افتادہ ست“ ص ۱۳۷

فارسی میں آخری کے کلمہ اس موقع پر تو صرف آخر لکھا ہوتا یا آخرین؟ آخری اندو

اسلوب ہے اگرچہ ترکیب فارسی ہی ہے۔

(۱۲۲) ہینہ تاکہ بود افلاک ماہار دھیر نام تاکہ بود ایام را ہقا و دوام ص ۱۳۸

زری روشن او باد تابش خورشید ز دور بازوی او باد قوت اسلام

— پہلے شعر کے دونوں مصرعوں میں مرتب نے تابود کو تاکہ بود بڑھ کر شعر کو مہل بھی

بنایا ہے اور ناموزوں بھی۔

(۱۱۳۳) پرانی درخ اندازند ستارہ نشین ہر بچان و سراد و خورد زمانہ قسم ص ۱۲۳

۔ نسخہ دیگر کی قراءت ہمہ راہی درخ انداز موجود تھی پھر بھی پہلے معرکے کی موجودہ نامور دن ہیئت گوارا کی کمی۔ اس کی طرف اشارہ دوسرے معرکے جہان اور سر سے بھی ملتا ہے کہ پہلے معرکے میں راجہ جوگا، املاک اصل میں معرکے میں کے زمانہ سے پیدا ہوا کہ وہ زمانہ کے معرکے کو درن سے گرا دینے میں وہ محل الملک بنا کر گیا۔

(۱۱۳۴) ختم کردن بسی در لطف تو بہر کم جہانکو صحتی کردم دیدم نمی توان ص ۱۲۴

— پھر پھر کی امور موت کردم کے بعد از دیدم سے پہلے اور متعاقب ہے۔

(۱۱۳۵) اگر زلف تو از ترغیہ زکریا دست بدین دلیل کہ در تبیبی نقد زراہ ص ۱۲۴

— پہلے معرکے میں راجہ کو راہ مان کر معرکے کو درن کی گئی ہے۔ ابھی غلط تھی اسلئے بڑی جلدی کر دوسرے معرکے میں آخری لفظ اسی طرح موجود تھا سہ معرکے کی یہی ترتیب ٹھیک سے دیکھتے تو ہمیں یہ بات۔

(۱۱۳۶) جو چرخ آئینہ آفتاب گیرد رنگ ص ۱۲۴

— بدین آئینہ کو دراصل آئینہ لکھا جاتا ہے مگر بھی معرکے میں درن رہتا۔

(۱۱۳۷) تو در دن بردست تو ذات بر دست تو دست تو دست تو دست تو دست ص ۱۲۴

— دست کے بعد خالی جگہ کے لئے تبیب کا یہ نسخہ ہے۔ یہاں راجہ کا یہ کتابت اسنادہ یہاں دو فقرے کے بعد جو نامور کی نہیں، احتیاطاً لکھا گیا تھا کہ یہاں ایک دو فقرہ لکھا جاتا ہے۔ اسحقانی، فلان دوسرے معرکے میں کیا ہے۔ یہ ایک میں ہے کہ خالی جگہ کے لئے لفظ موزوں میرا کہب حرف یہ ہے کہ اس ایک لفظ درن خالی جگہ کو پورا کر دیتا ہے تو اس طرح کوئی اور ایک لفظ کا حفظ نہ سکتا ہے خود کے لئے لکھا گیا ہے۔ یہاں کوئی لکھا گیا ہے۔

(۱۱۳۸) رآی فلک آریا تو این خود عیث بد ششت

در معابر یہ تو خورشید رتبان با ص ۱۲۴

— پہلے معرکے کا پہلا لفظ کی تھا جسے اس کی کچھ کر رہنے نے معرکے کو نامور کیا



یادوں میں لکھنے کے آخری سہ ماہی کا لکھنے کا لکھ کر سرور ہو گیا ہے۔

(۱۳۸) سرور ہو گیا ہے۔ درود عزت ہو گیا ہے۔

— اس معرکہ کا بعد غلط رہا ہی تھا جسے 'معرکہ' اور 'نہ لکھنے کے لئے' سرور ہو گیا ہے۔

(۱۳۹) درود عزت ہو گیا ہے۔ درود عزت ہو گیا ہے۔

معرکہ کے بعد غلط رہا ہی تھا جسے 'معرکہ' اور 'نہ لکھنے کے لئے' سرور ہو گیا ہے۔

(۱۴۰) درود عزت ہو گیا ہے۔ درود عزت ہو گیا ہے۔

معرکہ کے بعد غلط رہا ہی تھا جسے 'معرکہ' اور 'نہ لکھنے کے لئے' سرور ہو گیا ہے۔

(۱۴۱) درود عزت ہو گیا ہے۔ درود عزت ہو گیا ہے۔

— درود عزت ہو گیا ہے۔ درود عزت ہو گیا ہے۔

(۱۴۲) درود عزت ہو گیا ہے۔ درود عزت ہو گیا ہے۔

— درود عزت ہو گیا ہے۔ درود عزت ہو گیا ہے۔

(۱۴۳) درود عزت ہو گیا ہے۔ درود عزت ہو گیا ہے۔

— درود عزت ہو گیا ہے۔ درود عزت ہو گیا ہے۔

— درود عزت ہو گیا ہے۔ درود عزت ہو گیا ہے۔

— درود عزت ہو گیا ہے۔ درود عزت ہو گیا ہے۔

(۱۴۴) درود عزت ہو گیا ہے۔ درود عزت ہو گیا ہے۔

پسے موندے ہو اور اس نے مصرعوں کو کر دیا ہے اور اس میں اتنا ہوشیار ہے کہ  
دوسرے مصرعوں میں وہ دیکھ کر مرتب دھوکا کھا گئے اور مصرعہ کو بجا کر دیا۔

۱۵۱۔ شماع با مرد در جبیری دتیرو زبان نالقد در وصف تو حکم ۱۵۱

— 'وصف' در 'اوسکے درمیان مرتب سے کوئی نفاذ جھوٹ کی۔

۱۵۲۔ ان سب کہ نہیں صادق و نرف دران جہت کہ تو حق مردنی دزم ۱۵۲

— میں سے نہیں تو وہ مرتب لکھ دھوکے در مصرعہ ناموزوں کر دیا۔

اور ہاؤن کے مصرعہ میں جس طور سے تو آیا ہے اس سے بھی اتارہ قباب کے پہلے مصرعہ  
میں بھی تو جی ہوگا۔

۱۵۳۔ بری و صنادی میار احمدی زبرگ لار دگل ساختہ شک گشت ۱۵۳

— پہلے مصرعہ کے لیے بد کو مرتب سے جہت میں لکھا ہے کہ یہ خطا یہ سایہ لکھا اور

ان لائق سب کچھ معلوم ہوتا ہے اور لفظ 'میں' سے لگ کر تے ہوئے سے یہ رآمد کر دیا ہے  
اگلے مصرعہ میں، جیسے عامیہ لفظ ساختہ کو اس ختمہ کے لفظ کو بجا کر دیا۔

۱۵۴۔ جو تنوع از اس و جہاد و راست کہ می کند بغیر تو اتنا گشت ۱۵۴

— تنوع 'اور از اس' کے نزاع، کوئی لفظ مرتب لکھا نہیں گئے۔

۱۵۵۔ زود کہ فرمادہ شد اس پر چش آینه زدی تا زرم ۱۵۵

— 'زود' کے 'زود' سے 'اس' میں 'موراد' کو کیا ہے درو لفظیات

— 'میں' 'پہاں' میں 'پر' لکھا جائے بھی اور ہوگا۔

۱۵۶۔ دور دم حال ہی دن آنکھوں از صفت او در دین ہر قاری ۱۵۶

— 'دین' کو 'پہاں' دی (دیکھاں ہی) ہی لکھا ہے یہ پہلا مصرعہ اس شعر کے

محو حسیک 'دین' کے 'دین' کے 'دین' کوئی لفظ 'میں' میں 'میں' میں

۱۵۷۔ مع مدام آینه زدی تا زرم است او ۱۵۷

— آینه = آئینہ

۱۵۸۔ ۲۔ در حساب قیاد و گریہ در شمار ہم ۱۵۸

(۱۵۳) بوستانِ نریم د عالم خوش دمدم ستاد / زعم دودہ دریں دور کسی راوغت ۱۵۳  
— شاد کے بعد ایک لفظ غائب نہ کیجئے ہے۔ رہ گیا۔

(۱۵۴) زانکو بر غمزد جم مرتبت خورشید محل ۱۵۴

— مرتبہ کو 'مرتبت' کر دینے سے معرنا ناموزوں ہو گیا۔

(۱۵۵) یم آفت کہ ارگرد سپاہ جس گہ ۲۱۶

— 'کہ' کو گہ 'دو' سے لکھنا غلطی کی غلطی ہو گی۔

(۱۵۶) ج در ششمان تو گہ در بود ۱۵۶

سبتن - ششمان کا تب کی تھی

(۱۵۷) میدم محمد آیتی / لکی فی رویش / چون زن لڑکھوین / امر محبت کماں ۱۵۷

— دوسرے شعر میں 'جو' سے قبل 'کہ' نہ لکھا رہا کہ اس لفظ کے ساتھ 'فی' سے  
بغیر درمی لکھنا درست ہے۔ مرتبہ کے اس اعلیٰ سے معرنا ناموزوں بھی ہو گیا۔

(۱۵۸) مل گرد و خوشکوی کہ ہنگام سخن / طوطی ناطق از دست من کز دل ۱۵۸

— معرنا ادب پر مصنف نے لکھا 'کلاوٹ دیا ہے' لیکن اس کا تعلق کسی چیز سے  
ہے جو گرد و پر دیتا تھا۔

(۱۵۹) زردندان آرا / بن دندان کویر / چو کند کر کند بدگ دلا ۱۵۹

— پہلے شعر میں 'کو' کو تراڑ دیا تھا۔ 'تیب' کے 'ت' لفظ نامہ  
میں حرف آت لکھا ہے اس سے یہ نتیجہ ہے۔

(۱۶۰) جس رخسار ترا حمت / شش میت / کافا میت / رخ تبہا ۱۶۰

— پہلے 'یا' میں 'شش' کے 'س' یا 'س' ایک لفظ مرتب سے رہا ہے۔

(۱۶۱) ای کہ ناچرخ کا گوشت قدرت کرید / بست حدت / حمت لم جو مانی ۱۶۱

— دوسرے شعر میں 'حدت' سے قبل 'تیب' لکھا تھا تب سے چھوڑ دیا ہے

دری کاوٹ لکھا جی کھی ہے

گرچہ مدد کدہ بڑا کر دی تا مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

بہاں صورت ہیات ملی، تو رہے

۲۲۱ عدد ۲۲۱ ساری انتقام تو رہے مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

— بعد مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

— جس طرح قاعدہ، مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

قاعدہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

۲۲۱ عدد ۲۲۱ ساری انتقام تو رہے مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

— بعد مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

۲۲۱ عدد ۲۲۱ ساری انتقام تو رہے مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

— جس طرح قاعدہ، مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

قاعدہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

۲۲۱ عدد ۲۲۱ ساری انتقام تو رہے مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

— بعد مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

۲۲۱ عدد ۲۲۱ ساری انتقام تو رہے مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

— جس طرح قاعدہ، مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

قاعدہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

۲۲۱ عدد ۲۲۱ ساری انتقام تو رہے مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

— بعد مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

۲۲۱ عدد ۲۲۱ ساری انتقام تو رہے مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱

— جس طرح قاعدہ، مگر چورہ ۲۲۰ تو نہ کرے کہتے ہی ۲۲۱



اگر یہ خدا یا کرتے ہے ہیں بھی تو یہ ملک سے تھوڑے حبس کی یہ بات متب  
کوئی بھڑکی تھی، اس سے بھی متب زخمی رہے تھے تو بھی سے غ کو ٹھیک رہے  
تھے اگرچہ ان بھڑکیوں سے بہت سی لڑائی ہوئی ہے۔

۱۶۹۱۔ کسوت بجا آجوں ہندو بھکت۔ جو ریڈا ملک ہندوستان میں

ہندو مت کا موروثی ہے، اس کا نام ہے کہ اس میں ہی عہد چھوڑا ہے

۱۶۹۲۔ اس کا نام ہے حق تو می سمجھو کہ اس کا نام ہے حق تو می سمجھو کہ

متب اس میں جو معلوم ہوتا ہے رتی کے جو مقدار میں ہی ہے ریت

میں ہے اس میں میں زمین کی جہت ہے۔ اس طرح اس طرح کے دوں اندھوں میں

جو اس کے محل میں رہا ہی ہوتا ہے وہ اس کی سسرورہ مستقبل میں ہی رہے گی

۱۶۹۳۔ اس کی تواریخ میں کتبہ ہے۔ اس کا نام ہے کہ اس کا نام ہے کہ

۱۶۹۴۔ اس کے محل میں جس طرح اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

۱۶۹۵۔ اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

۱۶۹۶۔ اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

۱۶۹۷۔ اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

۱۵۰۔ گرجہ در میر مرصع گرامی ام داری    نون چشمہ کہ بی صفت غلغم بخون صفت  
 --- سے مدح میں گری اسکے اعدا ام ہر طرف کا خنجر سے جسے نکال رہے ہو گرجہ مدح کا  
 ہر طرف سے لکھا ہے مہموم میں عارف و ناموس " گرجہ ساری صفت میں مدح  
 نفع و صفت حاصل ہے میں یہ اعتراض ہی نہ لگے تھے میرے صفت سے ہی ہے اسے صفت صفت و بی سطر  
 حاصل وہ ہر طرف لکھ نہیں ہے "

۱۵۱۔ راز رازی حریف صفت    راز راز حریف حریف خور ویم ۱۵۱  
 --- صفت میں راز کے بگائے ہو گئے ہیں ایک دوسرے سے شام میں راز ہائے  
 راز و خفا میں راز و خفا میں بھی موجود تھی جس کا فوٹس ہی نہیں لیا گیا۔ " جاکا کی صفت سے  
 ہموں کے راز و خفا میں یہ صفت سے متعلق تھی۔

۱۵۲۔ راز رازی حریف صفت    راز راز حریف حریف خور ویم ۱۵۲  
 --- دوسرے صفت میں راز و خفا میں بھی موجود تھی جس کا فوٹس ہی نہیں لیا گیا۔ " جاکا کی صفت سے  
 ہموں کے راز و خفا میں یہ صفت سے متعلق تھی۔  
 (۱۵۳) اسے کہہ دو راز و خفا میں    حاشا لکھ کر تو بر گوریم ۱۵۳  
 --- یہ صفت میں راز و خفا میں بھی موجود تھی جس کا فوٹس ہی نہیں لیا گیا۔ " جاکا کی صفت سے  
 ہموں کے راز و خفا میں یہ صفت سے متعلق تھی۔  
 (۱۵۴) راز رازی حریف صفت    راز راز حریف حریف خور ویم ۱۵۴  
 --- دوسرے صفت میں راز و خفا میں بھی موجود تھی جس کا فوٹس ہی نہیں لیا گیا۔ " جاکا کی صفت سے  
 ہموں کے راز و خفا میں یہ صفت سے متعلق تھی۔  
 راز رازی حریف صفت    راز راز حریف حریف خور ویم ۱۵۵  
 --- دوسرے صفت میں راز و خفا میں بھی موجود تھی جس کا فوٹس ہی نہیں لیا گیا۔ " جاکا کی صفت سے  
 ہموں کے راز و خفا میں یہ صفت سے متعلق تھی۔

۱۵۶۔ راز رازی حریف صفت    راز راز حریف حریف خور ویم ۱۵۶  
 --- دوسرے صفت میں راز و خفا میں بھی موجود تھی جس کا فوٹس ہی نہیں لیا گیا۔ " جاکا کی صفت سے  
 ہموں کے راز و خفا میں یہ صفت سے متعلق تھی۔  
 (۱۵۷) راز رازی حریف صفت    راز راز حریف حریف خور ویم ۱۵۷  
 --- دوسرے صفت میں راز و خفا میں بھی موجود تھی جس کا فوٹس ہی نہیں لیا گیا۔ " جاکا کی صفت سے  
 ہموں کے راز و خفا میں یہ صفت سے متعلق تھی۔  
 (۱۵۸) راز رازی حریف صفت    راز راز حریف حریف خور ویم ۱۵۸  
 --- دوسرے صفت میں راز و خفا میں بھی موجود تھی جس کا فوٹس ہی نہیں لیا گیا۔ " جاکا کی صفت سے  
 ہموں کے راز و خفا میں یہ صفت سے متعلق تھی۔  
 (۱۵۹) راز رازی حریف صفت    راز راز حریف حریف خور ویم ۱۵۹  
 --- دوسرے صفت میں راز و خفا میں بھی موجود تھی جس کا فوٹس ہی نہیں لیا گیا۔ " جاکا کی صفت سے  
 ہموں کے راز و خفا میں یہ صفت سے متعلق تھی۔  
 (۱۶۰) راز رازی حریف صفت    راز راز حریف حریف خور ویم ۱۶۰  
 --- دوسرے صفت میں راز و خفا میں بھی موجود تھی جس کا فوٹس ہی نہیں لیا گیا۔ " جاکا کی صفت سے  
 ہموں کے راز و خفا میں یہ صفت سے متعلق تھی۔











(۵) درودِ سرور کی ہر بات کو "دوسے گھڑے"

انگوٹہ، تھوڑے سے بیج، دھنڑے، آدھے سونے، رومال

— کو، وہی چیز سے جوئے آواز کا لفظ درود کی شان کا مددگار

کر رہتا ہے آپ کی طرف سے ہوتا ہے۔

(۳) امدادِ سرور کی "تھوڑا شافقت : ایک ہزار (۱۰۰۰)"

میں درود پڑھتا رہتا ہے جس میں "مہم ہے جو سے خدا کے کو گریز میں ہوا ہے"

سب کچھ کی ہی جو کھانا خدا کے دروازے کے لیے "دوسرے ایک" کا حصول میں ہے۔  
ایک، کھانا، تقیب، خیر ہے۔

(۴) "ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا" کھانا والہا چیز جس سے مصلحتی ہوا ہے۔

معدہ "ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا" کھانا والہا چیز جس سے مصلحتی ہوا ہے۔

نصیب میں "روح اس فہم کے لیے دیا تو" دلہ، لکھ دیا جاتا تھا، یہی فہم کوئی تھوڑا سا پرکشی ہوتا تھا۔

ڈالے "ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا" کھانا والہا چیز جس سے مصلحتی ہوا ہے۔

کھانا "ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا" کھانا والہا چیز جس سے مصلحتی ہوا ہے۔

جنت کا کھانا "ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا" کھانا والہا چیز جس سے مصلحتی ہوا ہے۔

ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا "ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا" کھانا والہا چیز جس سے مصلحتی ہوا ہے۔

یہ "ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا" کھانا والہا چیز جس سے مصلحتی ہوا ہے۔

نصیب میں "روح اس فہم کے لیے دیا تو" دلہ، لکھ دیا جاتا تھا، یہی فہم کوئی تھوڑا سا پرکشی ہوتا تھا۔

ڈالے "ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا" کھانا والہا چیز جس سے مصلحتی ہوا ہے۔

کھانا "ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا" کھانا والہا چیز جس سے مصلحتی ہوا ہے۔

جنت کا کھانا "ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا" کھانا والہا چیز جس سے مصلحتی ہوا ہے۔

ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا "ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا" کھانا والہا چیز جس سے مصلحتی ہوا ہے۔

یہ "ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا" کھانا والہا چیز جس سے مصلحتی ہوا ہے۔

نصیب میں "روح اس فہم کے لیے دیا تو" دلہ، لکھ دیا جاتا تھا، یہی فہم کوئی تھوڑا سا پرکشی ہوتا تھا۔

ڈالے "ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا" کھانا والہا چیز جس سے مصلحتی ہوا ہے۔

کھانا "ہر کی بات میں جو سے اجنت کا کھانا" کھانا والہا چیز جس سے مصلحتی ہوا ہے۔









مغربی و نواحیوں میں ہے۔ دائرہ کے لہذا کو خرافات کے متعلق ہے۔

(۱۳) آزاد کی صدق کہ گمراہ است۔ جس کی صدق ست ادا است

اگر یہ شعور کی دعا ست را۔ آرزو ہو۔ لا الہ الا اللہ ست

— نسبت مغرب کی شعور سے بہتر فرات شعور کو جس میں حیرت ہے۔

حقیقہ مغرب میں اس کی حد تک شعور موجود ہے۔ باہر کے شعور رکھتا ہے۔ یہ شعور  
میں شعور کی جگہ شعور کا ہوگا۔

— جو کہ مغرب موجود صورت میں گمراہوں پر۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

اسی در گمراہی کا شعور ہے۔ یہ شعور ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

یہ شعور کو اس شعور میں ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

— اگر کہ شعور ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

— جس کی حد تک شعور ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

اگر کہ شعور ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

(۱۴) یہ شعور ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

یہ شعور ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

— جس کی حد تک شعور ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

— جس کی حد تک شعور ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

— جس کی حد تک شعور ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

— جس کی حد تک شعور ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

— جس کی حد تک شعور ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

— جس کی حد تک شعور ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

(۱۵) یہ شعور ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

— جس کی حد تک شعور ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔

— جس کی حد تک شعور ہے۔ جس کی حد تک شعور ہے۔







— آئیے کوہن تسدور الف کے بغیر بڑھے کے بعد ہی معرفت دروس کے کیا اس  
خفا کو نموس مرق و عمر کے ی و سے کہیں اب کے ساتھ بڑھا دے اسے کس جبر اب پہا اب  
لا عمل نہیں ہے۔

(۳۱) عظمیٰ گدھا، جنس و رمیت ہر چیز کو سمجھتا ہے۔ ایک سارے مادہ  
— دوسرے معرکے کی اعلیٰ ناموروں ہے

۳۲) در طلب دوستی و دینی دایم - نه

بی بی سرتیبت محمد دہلوی

— ار میں نے تجھے راکہ کہہ کر ستر کو راہ دور کردیا کہتے

نہ ۳ کے ایک متحرک رومن دم (۱) پر سب کاوش کے آخر سے واضح ہے۔ رومن  
۱ کے رومن بحرے واضح ہوں گے۔ یہ رومن قریب ہر گھنٹہ دیں گے (۲) سے رومن  
جس پر ایک ستر کے دو ستر کے اردو ایک انگ اور ان میں ہوں گے، رومن قریب نہیں ہو کر سے واضح  
قرار دیں گے۔

[illegible]

در قفسه ها و در جیب های دیگر

ی حرم بیخ دوزخ و بود کار است      در است عالمی که در دوزخ است

در کوی و معان خود در یک

ساقی صلاح مادر دفسد بر  
عالم دهم کردن بر عاشقان دم

دل صبح مرید روی روی یک جز عشق بجزره عدانیت است

درجہ اولیٰ مرتبہ سے اس میں پود کہ در عالم و باقی ۔ یاد بر سر دو طام آں دم کی ہی بی



اس نذر کا مطلع بیک بحر میہ ہے، دوسرا شعر دوسری بحر میں ہے۔  
تیسرے شعر کا پہلا مصرع مطلع کی بحر میں ہے اور دوسرا مصرع شعر  
بحر میں۔

چوتھا شعر دونوں مصرعے، قطع کی بحر میں ہے۔  
پانچواں شعر کا پہلا مصرع مطلع کی بحر میں ہے مگر دوسرا مصرع شعر  
بحر میں ہے۔

سورۃ یحیٰی کے دو کلام عمومی ہست پور نئی ہے :

مصرعہ اول : ۱ ۲ ۱ ۱ ۱

ثانی : ۲ ۱ ۲ ۲ ۱

تیسرے دو کلام جوئے کا توحہ ایک اور حزل سے بھی ملتا ہے :

پوس لب و گردن - ری سندیوں دار دجان تقی میں کازیت آسان

خوشن و بخار جو بویں خود نیب ہم دھان خویس و اقدار ہم کزیت آسان

مردم ہزاران ہرزین جوس مردد کہ ہزر بارش و نظیری نئی بدیتان

پہلا - تیسرا - چاروں اور چھٹا شعر ایک بحر میں ہیں - دوسرا اور چوتھا شعر ایک

دوسری بحر میں ! تاہم تیسرا شعر کو دونوں حزلوں کے درمیان میں مطلقاً کوئی تعلق نہیں ہوا

اور نہ وہ کوئی نوشت دیتے۔

(۳۲) سے آں دو نذر کہ در توجیب لب - معنی یک قسم - در وقت کہ ہمیں

— "نئی" ہمزہ کے ساتھ لکھ کر جمع ہیں - مردہ کسی کا حرف ہی نہیں سنا

اگر یہ امتحان بعض عربی الفاظ کے ساتھ مجبوری ہے۔

(۳۳) ط : ہر جائی گو من ہشہ در عشق حوازم

— بے اضافت کو حمزہ نہ فا ذکر کے کھنکے کی تالیں (حائ = جای) اس

زبیب میں حاجی مل جاتی ہیں۔ اس کو کجائت کی حرفت مسوب کرنا ادنیٰ ہوگا۔

(۳۵) سے جو نہ بغض تیغ لا اے بس رال اشتر فرزی کنم

— اتنی سند و کلام کے بے جا جسے متقدموں میں سے کب بھی ہے  
جس سے نہ کون جوڑوں کرتا ہے

(۳۶) سے گروہ غمیں معوج بود میں رشتہ دستان با زنی کند

دور سے نسو میں یک مہر حق عمر، مود ہونے کے باوجود معوج کو ترجیح دی گئی۔

(۳۷) سے مایہ فیک مر ذل العکب میں چون تو خود رستار سسار دہام

— یہ مہربانی قابل موزوں ہے

(۳۸) سے از عشق خویش و من و منہ میکنم ہر سوہرا کس را دیوار میکنم

— داکٹر میرزا نائی ایں موزوں ہے کس کی جگہ کوئی ضرورتی خط ہے موزوں

کر سکتا تھا۔

(۳۹) سے براب سبک پشند توین دہر جت خویش

— ہاں۔ جس کی طاقت سے میں نے جدا کھد دست دیا

(۴۰) سے از عشق توین و من و منہ میکنم ہر سوہرا کس را دیوار میکنم

— عشق اور محبت کے اندر میں و منہ میکنم ہر سوہرا کس را دیوار میکنم

روشن ہوئے خود دہر سے میرا کے اخیر تک چلا رہا ہے۔ تب خط نہیں ہوا۔

نفس و عشق جتنے نفس سے ہے حکم پروردہم سے متعلق قاصر ہے کہ وہ

ہونے سے ہر دہر میں بھی ہو گیا۔

(۴۱) سے مایہ فیک مر ذل العکب میں چون تو خود رستار سسار دہام

— یہاں۔ جس کی طاقت سے میں نے جدا کھد دست دیا

نفس و عشق جتنے نفس سے ہے حکم پروردہم سے متعلق قاصر ہے کہ وہ

ہونے سے ہر دہر میں بھی ہو گیا۔

نفس و عشق جتنے نفس سے ہے حکم پروردہم سے متعلق قاصر ہے کہ وہ

(۳۲) ۵۔ جب بھگت ستر ز خود در دم دست از دو دستیں کس پاکیم ۶۴  
— میچ : ستر بفرافت استاده کے —

(۳۳) ۵۔ برہن تو آہل درویشو سانبک درمیں در موسم ۷۵  
— میچ : فصل : ایک بھی ساتھ در حال میں ہے یہ شعر کوئی کی صاحب مقصود  
۶۔ مانع مخرج و موزوں نہ دے۔

(۳۴) ۵۔ زلف کارن رستہ مذہبت ذکر میں درجن کارن درم ۷۶  
— میچ : مناسب —

(۳۵) ۵۔ لے دیدہ ریختی سنہ سون بھر حق در دہ ۷۷  
— میچ : بہشتہ : ۱ = آب : ۲ = صدمہ کے بڑھے سے نعرع سونوں بہا بکام

(۳۶) ۵۔ پابکر سر دو عام آن دم کر می نبی در راہ یابا ران خوش جہوہ ۷۸  
— سانس کی کمر : اس مطلع سے واضح جواب کے بعد مدد دہ دل شعر کا مخرج دہی  
نظم پورے اس غزل کی بحر سے خارج ٹھہرے ہے

۵۔ در پس دستگاہ است ترا کہ علم است

مکلف ملک در دستگی کر ہی ۷۹

— مخرجی میچ : زاب یوں ہوگی : درش دستگاہت تار علم

اور میچ : تر اس طرح ہوگی : در مشت دستگاہت

(۳۷) ۵۔ اسماء طرح میں جن کے یک و رسوا ہند منہ سا ہی در سے خارج ہے :

۵۔ ای رہیب دست باہن کی یہ بود : خود در دہی میں درمی ۸۰

— یہاں گریز در دہی صحیح صورت کر جیتا ہوئی خود و نامہ غرض : یہ ہے وہ

میں سے آق : لیکن غلطی مرتب کی نہیں گات کی ہوگی : دستگاہت : یہ در دہی

نہ دہی : لہذا : لہی کافی تھا۔

(۳۸) ۵۔ اسی غزل کا ایک در مخرج بس طرح ٹھکانا سے : یہاں سے خارج ہو کر ہے

معرفتی موجود ہیئت میں اس طرح کھوپے : خط تجار حای نسبت نو آفا ہی روی رتہ  
— اصلاً اس معرفت کی قزوات یوں رہی ہوں تجار میں جتاو ،

⑧ سے از عشق اگر در خود آزار عیسیٰ رتہ ن داری  
عشق منن شبد دگر گفر معن ن داری (۹۷)

— 'از' نہیں 'د' رہا، صبح موٹا 'حسن' درج دوسرے معرفت میں کہ 'د' رہا، 'از' کہ  
سایہ وجود ہے۔ 'از' کو بھی کچھ دار پڑھے 'وال' 'د' ہی بڑھے کائین دورا کھول ہی کیوں رہے  
جو کسی کم کچھ کے لیے پریت لی کا باعث ہو۔

## مقالہ برکت

اہم اور غیر اہم متون مشتملاتِ مقدمہ حواشی :-

ذکرِ حسنِ اقطاف: تدوینِ متن میں کہ درجہِ عمدہ کی نسبت سے جو اہم حواہد اٹھائے ہیں یہ سببت  
جو اہم ہو، ان کو اہم میں اہم میں سے نہ کہ یہ سبب سے اہم میں اہم کی نسبت سے اہم میں اہم کے حالات  
کو اہم میں اہم میں سے نہ کہ یہ سبب سے اہم میں اہم کی نسبت سے اہم میں اہم کے حالات

ذکر الہ فی روحہ علوی : یکسیر کرامتیں و فیض فہرہ ۲۰۰۰ء میں ہوئے۔ یہی ہوئے کہ قیامت  
ماتہ و حادثہ میں عدم سے مادی جہاز سے محبت رکھنے میں کسی و علم پسند ہیں تو بھی ایسے مسخے لائن مسد  
ہوئے۔ انہیں میں سے بھی یاد دہانی۔

**نور محمد صدیقی:** برائے نام کے پڑھ کر رہا ہے

[illegible]

اور میری رائے میں غلط ہے۔

اُمہ اور غیر اُمہ حواشی:

مواضع صحیح بحق: عداوت مختلف نسلوں کے و خاندانوں کی جس پر مبنی ہے  
جناب حمید اختر: ایک سو میں ۱۰ ہے دوسرے میں میں درجہ خاندان و عورت  
کہاں تک دیا جائے۔

پہلے شاہجہاں لکھنؤ : پندرہویں ایک بجے درجن ہائی ہوئے۔

ڈاکٹر ایق انصاری: مٹ جی میں کہہ چکا ہوں کہ وہاں چاہے وہ کس قسم کی کہ مہیا شود



ڈاکٹر تنویر احمد علوی : ذہن کیجئے نصف خودی کا تب جو تا اسی سورت میں ہم کہہ کرتے ؛

جناب رشید حسن خاں : ایسی مثال نہیں ملتی جب اسی سال آسل بود کھیں ۔

پروفیسر شاہ عطاء الرحمن : خوش قسمتی یا بد قسمتی سے من سکوں کو مرتب کرنے کا موقع ملا ۔ سعید خوشنکھ

سعید ہدی اور دیوال خواجہ امیں ۔ خوش قسمتی میں یہ راہ اندھ سو تھا ؛ بد قسمتی یہ تھی کہ وہاں نہیں پر پکاری رکھی

وہاں کی بروک ۔ نو مرتب کو ذہن بھی ہونا چاہیے ؛ مگر ذہن خطا ناں بھی ثابت ہو سکتی ہے ۔ حافظ کے شعر میں :

’ما بہر ہے با جیا‘ یہ فیصلہ نفا کرے گا سب اہل اصل میں کہ جو تحقیق کے سے نہ لاتی ہر آئندہ لفظ میں رکھتا ہے ۔

حافظ کہتا ہے ۔ دریں آراء طوطی مستغفم ہو ۔ بڑے بات و دول سے بھی غلطی ہو جاتی ہے ۔ یہاں طوطی کو

کیجئے رکھائے اور استرا و ادل سامے ہے ۔ حال کہ صورت اس کے برعکس ہے ۔ ہر ایک نسخہ میں ایچ ۔ بیس آہن

جو طوطی مستغفم ہو ۔ غالب کہتا ہے ’مسجد دیر بے خوات جا بے‘ یعنی ٹیس سو جا بے مگر میں سمجھ کر بائیں

یک ۔ ت ۔ جی تو جب سے تحقیق کس کو کرنا چاہیے ؛ ت ۔ جی ۔ لا اوس نے جس برستی خدا کی آمد

کہتا ہے ۔ تیدل میں دیہ کی دھنوں ترشی ۔ ہر شوں بہن میں مست وں جا

تحقیق کا یہی معاملہ ہے ۔

قی اسی تصحیح :

ڈاکٹر محمد صدیق : تحویں میں خیاس نیم لاف وں بہت کم ہونا چاہیے ۔

ڈاکٹر احسن مظفر : حافظ دیگر ہیں مہدات و تہوں کر نہ جاسیے

جناب رشید حسن خاں : ہر تدوین کی مرتب ایک اصول ہے ۔ صورت و نصف ۔ تدوین پر

حق نہیں ہو سکتا ہے ۔ لڑکھ ڈ ۔ دل کی ای ایک لگ شش موی ہے

ڈاکٹر تنویر احمد علوی : قدی صبح کو صبحی قیاسی قیاسی کول ؛ نہیں شہ لی ۔ جی

نفع دہ طریقہ محوہ نفر میں استعمال کرتے ہیں ۔ تہاں میں لڑکھ ڈ ۔ جی

ڈاکٹر علی رضوی برفق : اصافانہ سی ہے ۔ ر صبح قدسی ۔

جناب رشید حسن خاں : حو ۔ مجھ دیکھ قیاسی قیاسی سے متعلق ہے ۔ مہربان و نصف میں

اتنا اصول کے ہر چیز بدل جاتی ہے ۔ زبان سے وقت تک سنت سمی عیادت سے عہد و اف میں سولے سنت سی

معاویہ چرمی آئی میں جن سے ہماری واقفیت میں ہونی ف ۔ غی ب ۔ ت ۔ ل ۔ اور ان میںوں تہوں کی

تہیں تہاں ہر لڑکھ ڈ کہنا تھا کہ لاف آئے اسکا اب میں تھا ؛

ایک اہل : ہوتا ہے کہ غالب کی غلطی ہو ۔ اس کا کھے بڑھے دے گا ۔ ر دو ج ۔ ت ۔ جی نصف

میں کسی خاکہ کی لفظ کا لفظ مستعمل کرنا ، عہد و ر کھو مستف اس حو استعمال ۔ رے کہ آت م دانت ہیں ۔





وائف ہیں، علم پر قدرت بھی نہیں۔ ایسا شاعر بہت نظر آتا ہے۔ ایسے شاعروں کے ہاں آپ میں کر سکتے  
 ہیں، صحیح، مستحق کہ یہ آپ ہیں، اس کی کتاب کو، ہاں، اتنا کم سواد تھا، آپ میں معلوم۔ اگر وہ کم سواد  
 ہے، بہت امکان ہے کہ بہت سے اعلیٰ اس کے ہوں۔ یوں شاعر کو نظر تھا، اس وقت سے بہت زیادہ تبدیلی  
 میں ہیں۔ لیکن اس میں شاید کوئی مسئلہ جو جس میں چار چھ شواہد مل نظر آتے ہیں۔

فسانہ عجیب کے ۲۸۰ الفاظ میں مجھے صرف ۳ فقرے تھے جن میں حق الیقین کے ساتھ نظم لکھا۔  
 'راہ کو مارا یقین نے دی رو رو دکھا'۔ نیز صاحب نے لکھا ہے کہ مسعود صاحب نے کسی نظم کی کوئی تفسیر  
 نہیں دی، اور پھر وہ کسی غلط فہمی کا شکار ہیں کہ اس غلط فہمی کے تحت کے اس میں مسعود صاحب  
 نے اس آواز اور وہ ایسا ہے کہ نہیں لکھا ہو۔

ڈاکٹر نیر مسعود: تفہیم کسی بے عمل نہیں ہونی چاہیے، مثال زیادہ بٹ میں تفہیم کرتے وقت  
 میں اس کی نظر رکھتا ہوں کہ اس سے قبل۔ یہ تھا اس لحاظ سے یہاں تک کہ 'نہیں' ہی ہے، یہ عجیب نہیں  
 جب آپ شاعر حسن خاں: کہ صاحب نے لکھا ہے کہ اسے مسعود کو نوٹا اسٹاٹ کے کر سکتے ہیں یہ  
 میں اس میں بہت زیادہ اعتراض ہے کہ میں اس میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس میں اس کے ساتھ ساتھ  
 میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ  
 میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ

پرو فیسر سید حسن: جیسا تھا اتفاق کو یا 'اکا ایک' ہی سنو، ہاں صاحب نے اس میں اس کے ساتھ ساتھ  
 میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ  
 میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ  
 میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ

ڈاکٹر تنویر احمد علوی: خان صاحب نے جو باتیں کہی ہیں ان سے متعلق میں کہہ کر ہر دو کی باتیں  
 میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ  
 میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ  
 میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ میں اس کے ساتھ ساتھ

پروفیسر شہلا الرحمن: کتاب کے ساتھ ڈوٹا اسٹاٹ میں کیوں، مثال ہے  
 نظمہ یا نثر، کس کی تدوین آسان ہے۔

ڈاکٹر انور احمد: نظمہ کی نسبت نثر کی تدوین آسان ہے۔  
 ڈاکٹر نیر مسعود: یہ وہی ہیں بلکہ شعریہ صورتوں میں شعریہ تدوین آسان ہے۔

مولانا شاہ محمد اسماعیل: غصہ کی تہ دین آسان ہے۔

پروفیسر شاہ مظاہر الرحمن: سوائے سدا کی نظر کے!

جناب رشید حسن خاں: ہر معری میں زیادہ مشکل ہے۔ ہر صبح میں کم۔

ڈاکٹر ولی حق نصاریٰ: ایک مسداغہ کی صورت بخاری کا بھی ہے قلمی صحت ہے

دوبان عربی کی مری: دین پرستوں کے انجمن میں کشور کو گھنوں فراہم دیا تھا۔

نسخہ اسامی۔

ڈاکٹر ولی الحق نصاریٰ: مانتیہ کسی ایک نسخہ کو اس ہی فراہم دینا درست۔ چوگا۔ بعد کے نسخوں

سے جسے میں متدرب۔ کما کر لال ترنہ جو تو ستر ہے مگر میری رائے میں الحان کی صورت اس میں بڑھ چکی

ہے [محمد صدیق]۔ استاد عرب دیبے میں پرستہ جو [عربی] ۱۹۲۷ء کا نسخہ موجود ہے، اگر اس

نسخہ کو فیضان میں ہو ۱۹۹۰ء کا نسخہ لال ترنہ کے ساتھ ہی فراہم ہوگا ۱۹۳۷ء کا نسخہ موجود ہے

تو سودا کے انتقال تک کے کلام کا نسخہ چوگا۔ رشید حسن صاحب نے قلم۔ یہ نسخہ پرستہ پرورد، مگر قدرتی

لازم نہیں کہ بہتر بھی ہو۔

جناب رشید حسن خاں: میں نے سنے جو نسخے بہت مدد دے مطلقاً پیش کیے گئے نسخے کا خلا

ہے: نفی ٹھکے۔ [سید حسن: متدرب صابین حدوی، خوشخط نسخہ گرا، تنہائی مقلد]۔

تسلسل کا کیفیت خود ان کی گزرائی میں ان کی مدد کی میں بھیج تھا۔ ایک آدمی حق مرتب کرکے بھیج ہے۔

۱۹۴۰ء کا نسخہ سو اور تیش و بلج کر دیا سو، دو نسخے اس کے سامنے ہیں تو آخری روایت ہی میں کی صحت

بننے کی صلاحیت رکھے گی۔

ڈاکٹر ولی حق نصاریٰ: نسخہ کی قدامت اور کاتب کی اہمیت کے ساتھ زیادہ کلام کس سے میں

سے یہ بھی سوچا کہ وہ نسخہ کس اور کس ہے سو اور سودا کا خلا غلط لکھا ہوگا ہے۔ اب دیکھئے انند

نسخہ ۱۹۳۷ء کا نسخہ جس میں متدرب و مقلد قابل ہے اس سے احادیث کو مہربان علی دتہ کے کلام میں

روایت ہوگا کہ مسداغہ کا بھی! میری تحقیق کے مطابق بہت سی غلطیاں جو نسخہ کی فراہمی میں ہیں وہ

حقیقتہً سودا کی ہیں۔

# بیان ملکیت مہابی خد انجش لائبریری جنرل اور دیگر تفصیلات

مطابق فارم نمبر ۴۴ قاعدہ نمبر ۱

۱۔ مقام اشاعت : خد انجش و ریشل میمل لائبریری ایڈن۔

۲۔ وقف اشاعت : مسہابی۔

۳۔ پرنٹر و پبلشر : محبوب حسین۔

قومیت : ہندوستان۔

پتا : دھڑ روڈ، پٹنہ ۴

۵۔ ایڈیٹر : محمد رضا سیال۔

قومیت : ہندوستان

پست : ڈاکٹر خد انجش میمل لائبریری ایڈن۔

۶۔ ملکیت : خد انجش لائبریری، پٹنہ

جس میں محبوب حسین سرنگرن جو کہ سر درجہ دار تفصیلات سر۔ ایم وی بی کے

مطابق درست ہیں

دستخط پبلشر : محبوب حسین

۳۱ مارچ ۱۹۸۱ء

# مطبوعات خدائیش لائبریری

- ۱۔ قانونہ لودو ۱۹۳۸ء
  - ۲۔ خدائیش لائبریری، یک خدائش
  - ۳۔ خدائش، رسوخ اور گانہ
  - ۴۔ تاریخائی پیدائش دونوں مدون
  - ۵۔ میری تخیل کب بازوید
  - ۶۔ نونئی دیو کجی خدائش میں
  - ۷۔ صوفیہ کے مقبول اور مفادات
  - ۸۔ اسلامی قوم کی تشکلی نو
  - ۹۔ دینی و مہندوستان
  - ۱۰۔ شمس مہتاب فی مصلحتی مہندستان
  - ۱۱۔ صحت پر اثر انداز ہونے والی دوا
  - ۱۲۔ جمع تفسیر
  - ۱۳۔ روح مہند
  - ۱۴۔ مثنوی تصویر مجتہد
  - ۱۵۔ بولی تاثر سے بچے اجلاس مہندستان
  - ۱۶۔ فارسی ادبیات میں ہندوستان کا مقام
  - ۱۷۔ برصغیر کی تاریخ
  - ۱۸۔
  - ۱۹۔
- ۱۔ قانونہ لودو ۱۹۳۸ء
- ۲۔ خدائیش لائبریری، یک خدائش
- ۳۔ خدائش، رسوخ اور گانہ
- ۴۔ تاریخائی پیدائش دونوں مدون
- ۵۔ میری تخیل کب بازوید
- ۶۔ نونئی دیو کجی خدائش میں
- ۷۔ صوفیہ کے مقبول اور مفادات
- ۸۔ اسلامی قوم کی تشکلی نو
- ۹۔ دینی و مہندوستان
- ۱۰۔ شمس مہتاب فی مصلحتی مہندستان
- ۱۱۔ صحت پر اثر انداز ہونے والی دوا
- ۱۲۔ جمع تفسیر
- ۱۳۔ روح مہند
- ۱۴۔ مثنوی تصویر مجتہد
- ۱۵۔ بولی تاثر سے بچے اجلاس مہندستان
- ۱۶۔ فارسی ادبیات میں ہندوستان کا مقام
- ۱۷۔ برصغیر کی تاریخ
- ۱۸۔
- ۱۹۔



# ARTICLES NOT YET QUOTED IN ANY BOOK

- KNOWLEDGE AND KNOWLEDGE OF THE INDIA OF THE  
 ... ..

— Reprint from Calcutta Review

- THE PAGE FROM THE DIARY OF AN INDIAN STUDENT  
 ... ..

— On Indian Muslims.

- SAID UDDIN HASNATZ, ZONK ... ..

Revised Edition, with ... ..  
 ... ..

- THE ORGANISM OF THE MUSLIM STATE ... ..  
 ... ..  
 1920-21, pp. 129-141

- MUHAMMAD OF YAZD ZONK ... ..

- A STUDY OF ISLAMIC UNITY ... ..  
 pp. 370-80

- ARABIAN POETRY ... ..

- A MUSLIM VIEW OF ISLAMIC ... ..  
 Muslim World, 1920, pp. 363-77

Social	Education	The schools I have seen	The children
ology	University	the state	Reading Materials (Manual)

The Standard & Lange Manufacturing Co. 11  
Land product factory. The board is a 100 ft  
chain by road. Major New York.

At his sister's death in 1917, I was left with a large library, a collection of 100 letters of A. M. S. and a number of other papers. I was then in the U. S. Navy and went to sea and was out of the country completely for 18 months, unfortunately leaving my key to the door of the study. Against 1931, I returned to the States and found papers which I had written, but which were not in the hands of Mrs. Mary, the Professor of Arabic at the University of Chicago. I had no other teacher of Arabic when the war was on, and I studied on my own terms. The first six or seven chapters of the book as well as the last 24 chapters were published in the *Journal of the American Oriental Society* between the years 1918 and 1934. After my retirement from the public service in August, 1934, I went to the United States Library of Congress. Mrs. Evelyn Knapp Bostwick told me that she had seen the series in the unpublished manuscript of the Rev. Dr. J. H. P. Taylor but that she could not find it. I was then to be published in the form of a book...

1. reward to shareholders k u. a.

The first of these is the fact that the majority of the population of the United States is of European descent.

4.  $\lambda_1 = 1$  is the only eigenvalue of  $A$ .





MAXIMS &amp; REFLECTIONS by J. M. Dertt &amp; Sons 1917 8 p.

— Translated from the Persian

It was the nearest accident two years ago which took me, one January morning, to an excellent store. Among the stores I visited I found a heap of old books and by the stroke of time I was the storer and glided into a new phase of my written Persian manuscript. It was not very old, but it was not quite modern. It was a collection of sayings, prose poems, were perhaps more appropriate description. It was not to be used as a reference and that promise I made to the store owner, and the strikingly brief and unpoetic style, gave the text a very different character, sufficient to give me authorship."

(From 'foreword')

BIBLIOGRAPHY: *Journal of Applied Behavior Analysis*, 1973, 6b p.

I found the book I have called the "prose poems" or the  
 "little other poems" which were published in 1912, in time of the Cavendish  
 Review. All I may say is that they are not ones of a dilettante. In writing  
 the poem, I have experienced a pleasure not without  
 a certain degree of consistency. One of these little poems has  
 been published in the *London and Edinburgh Review* these two years  
 ago. I have written a book for those who are  
 not content with the *London and Edinburgh Review* to realize that human beings  
 are compacted of tragedies.

( From 'foreword' )

THE UNIVERSITY OF CHICAGO Press, 1920.

( 4, 145 to 243 - ) 103 p

For more information, contact the Silver Jubilee Volume

...the 11 pages long letter as  
...of the ... of the ... in von Kriem's  
... I have incorporated  
... and other ...  
... changed, implied"

( - forew - )

# IV

## THE WORKS OF S. K. HUDA BAKSHI

THE HISTORY OF THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)

THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)

Contents: Translator's Introduction (41 p.)

Von Kriemer's translation (pp. 43-118).

THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)

THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)

THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)

THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)

THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)  
 THE BANGLA DESH (1914) (Calcutta, 1914)



[illegible]

After a very short stay in the city of New York,  
 we went to the city of New York, where we  
 stayed for a few days, and then we went to  
 the city of New York, where we stayed for a few  
 days, and then we went to the city of New York,  
 where we stayed for a few days, and then we  
 went to the city of New York, where we stayed  
 for a few days, and then we went to the city  
 of New York, where we stayed for a few days,  
 and then we went to the city of New York,

The approach of the Congress to the situation was to encourage the people to use the local institutions provided for the Negroes by the Foster Plan, and to remove the Negroes from the West and to let the generation pass to the new training system and Herodian education. The system is of course the policy aspect of the Negro movement in the Non-co operation movement.

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]











... that Singh was the one at R... .. the  
... at Makkah."

As respect and honor is due to the law of a country by Muslims, but the very fact that Muslim law is a mere human statute is a fabric woven in an arbitrary cloth of time and place, by interpretation and partly by adoption of the traditions of antiquity, proves that the legislation of the Prophet of Arabia rendered vain to him. It shows beyond doubt and civil that the law of the Prophet was neither wise nor comprehensive enough to save the human race from the evil of life if world Muslims Arabia found the law after their brilliant and extensive conquests".

These few extracts from Sakhnudin's works and passages  
may illustrate sentiments which are common to the  
whole of the nation of Egypt, and which, placed in their  
proper view, is a most interesting study. It is not  
difficult to imagine the extent to which the  
people in advance of his time, in this country

[illegible]

1.  $\frac{1}{2} \pi$  2.  $\frac{1}{2} \pi$  3.  $\frac{1}{2} \pi$  4.  $\frac{1}{2} \pi$  5.  $\frac{1}{2} \pi$  6.  $\frac{1}{2} \pi$  7.  $\frac{1}{2} \pi$  8.  $\frac{1}{2} \pi$  9.  $\frac{1}{2} \pi$  10.  $\frac{1}{2} \pi$

(1) The sample variance  $s^2$  is unbiased, i.e.,  $E(s^2) = \sigma^2$ .  
 (2) The sample variance  $s^2$  is efficient, i.e., it has the minimum variance among all unbiased estimators of  $\sigma^2$ .  
 (3) The sample variance  $s^2$  is consistent, i.e.,  $s^2 \rightarrow \sigma^2$  as  $n \rightarrow \infty$ .  
 (4) The sample variance  $s^2$  is invariant under linear transformations, i.e., if  $Y = a + bX$ , then  $s_Y^2 = b^2 s_X^2$ .





# CONTENTS

1-15

SALAHUDDIN KHUDA BAKHSH

— By Sochchidananda Sinha, Wilfred Cantwell Smith,  
D. S. Margolioth & the Editor.

Proceedings of the Khuda Bakhsh Seminar  
on Problems of Editing of Manuscript : (Urdu) 1

— *Introduction* : Significant & insignificant 2

— *Papers by* : Mr. Q. A. Wadood, Bar-at-Law 4  
                   Prof. Syed Hasan 22  
                   Dr. Nayyar Masood 26  
                   Dr. Tanweer Ahmad Alvi 29  
                   Mr. Rashid Hasan Khan 34  
                   Dr. A. R. Bedar 41-134

— *Participants* : Dr. Waliul Haq Ansari, Dr. Ahsanuz Zafar (Lucknow University), Dr. Md. Siddique, Dr. Anwar Ahmad, Dr. K. A. Imam, Dr. M. G. Siddiqui (Patna University), Mr. Id Mohammad (Jaiswal Research Institute), Prof. Shah Ataur Rahman (Patna), Prof. A. F. Haider, Mr. Arshad Jamil, Mr. Samiuddin Haider (Arabic & Persian Research Institute, Patna), Dr. Afsah Zafar, Dr. Talha Rizvi Burq, Dr. Mansoor Alam (Magadh University), Dr. Md. Abdul Haque (J.N.U.), Dr. Md. Sulaim (Bihar University), Dr. Samiul Haq, Mr. Aqil Ashraf (Ranchi University) and others.

*Editorial Committee :*

Mr. Q. A. Wadood, Bar-at-law (*Chairman*)

Dr. S. H. Askari

Mr. A. F. Haider

Dr. A. R. Bedar (*Secretary*)

1. The Khuda Bakhsh Library Journal is a quarterly journal specialising in oriental studies in Arabic, Persian and Urdu languages, covering meaningful research based on the material preserved in the Khuda Bakhsh Oriental Public Library, or having any concern with it.

2. Articles will be accepted in English, Arabic, Persian and Urdu.

3. Notes and addenda, by way of corrections and additions to any information published in this Journal or in any publication of the Library e. g. Catalogues, will be a regular feature of the Journal.

**Rs. 15.00 per copy**

Annual subscription : Rs. 60.00 (Inland)

Pakistan : 12.00-Dollars

Europe : 8.00 Pounds

U.S.A. & Other Countries : 24.00 Dollars

*Printers :* Hindustan Printing Works, Rampur &  
Patna Litho Press, Patna-4

*Publisher :* Mahboob Husain, for Khuda Bakhsh O. P. Library, Patna

# KHUDA BAKHSH LIBRARY

# JOURNAL



*Khuda Bakhsh Library*  
*Acc. No. 20143*

No. 16

1981

**Khuda Bakhsh Oriental Public Library**

**PATNA - 800 004**

**( INDIA )**



برقیہ

# **KHUDA BAKHSH LIBRARY JOURNAL**

**16**

**Khuda Bakhsh Oriental Public Library  
PATNA**